غیر مسلموں اور جانوروں کا جوٹھا

اور

کفار و مسلمین کے تعلقات

www.KitaboSunnat.com

تالیف

الشیخ محمد منیر قمر صاحب حفظہ اللہ

ترتیب وتبییض:

حافظ ارشاد الحق صاحب

مکتبہ کتاب و سنت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلموں اور جانوروں کا جھوٹھا

اور

کفّار و مسلمین کے تعلّقات؟

تالیف و پیشکش

الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترجمان، سپریم کورٹ الخبر (سعودی عرب)

ترتیب و تدوین

حافظ ارشاد الحق (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

(الذید/ متحدہ عرب امارات)

نشر و توزیع

مکتبہ کتاب و سنت

ریحان چیمہ، تحصیل ڈسکہ، سیالکوٹ (پاکستان)

0300-6439897

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

غیر مسلموں اور جانوروں کا جھوٹا
اور کفار و مسلمین کے تعلقات؟

تالیف و پیشکش: الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ

ترتیب و تبییض: حافظ ارشاد الحق حفظہ اللہ

طبع دوم ———— اگست 2004

باہتمام ———— غلام مصطفیٰ فاروق

پاکستان میں ملنے کے پتے

سٹاکسٹ

مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ بالمقابل
رحمان مارکیٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-7244973

مکتبہ اسلامیہ — فیصل آباد
بیرون امین پور بازار
041-631204

لاہور: مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ 7237184
اسلامی اکیڈمی 17 اردو بازار 7357587
مکتبہ قدوسیہ اردو بازار 7351524
دارالسلام سیکرٹریٹ سٹاپ 7240024
مکتبہ نور اسلام 7352847
کتاب سرائے الحمد مارکیٹ اردو بازار 7320318
مکتبہ اصحاب الحدیث اردو بازار 7321823

راولپنڈی: تنظیم الدعوۃ الی القرآن والسنۃ گوالمنڈی
اسلام آباد: دارالعلم 699 آبپارہ مارکیٹ
ڈسکہ: شمس الھدیٰ کیسٹ ہاؤس ڈالا روڈ
ملتان: فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ 541809
سیالکوٹ: الفرقان اسلامک بک سنٹر اردو بازار ✪ گلزار بک ڈپو اردو بازار
گوجرانوالہ: مدینہ کتاب گھر اردو بازار 219791 ✪ والی کتاب گھر اردو بازار
دارالسلام چوک نیائیں 741613
کراچی: مکتبہ اھلحدیث ٹرسٹ کورٹ روڈ ✪ مکتبہ ایوبیہ محمدی مسجد محمد بن قاسم روڈ

ہندوستان میں ملنے کے پتے

✪ توحید پبلی کیشنز ایس آر کے گارڈن بنگلور 6650618
✪ چار مینار بک سنٹر چار مینار روڈ شیواجی نگر بنگلور 560051 میسور 492129
Contact: E-Mail: tawheed_pbs@hotmail.com

طابع: العصر پرنٹرز سمبڑیال روڈ ڈسکہ، حافظ عابد الٰہی 0300-6456033

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آئینہ مضامین

- عرض مولف 7
- جھوٹھا پانی 8
  - اس کی اقسام 8
- مسلمان کا جھوٹھا 9
  - جنبی کا جھوٹھا 9
  - حیض ونفاس والی عورت کا جوٹھا 11
    - ایک جاہلانہ عادت 12
  - دلائل جواز 14
- غیر مسلم کا جھوٹھا 20
  - مخلوط معاشرے 21
    - اسلامی احکام کی وسعت 22
- غیر مسلم اہل کتاب کا جھوٹھا 25
  - پہلا قول 25
  - اہل کتاب کا کھانا 26
  - اہل کتاب عورتوں سے نکاح 28
- کفار و مشرکین کا جھوٹھا 32
- اہل کتاب و غیر اہل کتاب کفار و مشرکین کے برتنوں کا حکم 34

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

☼ پہلا قول اور اس کے دلائل 34
☼ دوسرا قول اور اس کے دلائل 38
☼ ان دلائل کا جائزہ 41
❁ پہلی دلیل 41
❁ جائزہ 41
❁ دوسری دلیل 43
❁ جائزہ 44
❁ تیسری دلیل 45
❁ جائزہ 46
❁ چوتھی دلیل 47
❁ جائزہ 47
☼ تیسرا قول 48
❁ نتیجہ 48
❁ گوہ کا گوشت 48
✪ کفار و مسلمین کے باہمی تعلقات کی نوعیتیں 51
☼ قرآن کی نظر میں 52
☼ غیر مسلم افراد سے ترک موالات کا حکم الٰہی 53
☼ غیر مسلم قرابت داروں سے ترک محبت 57
❁ چند مثالیں 58

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- شبہ وتعارض کا ازالہ اور موالات ومواسات کا فرق 61
  - موالات 62
  - مواسات 62
  - مدارات 65
  - معاملات 66
- قرون اولیٰ میں مسلم وغیر مسلم خوشگوار تعلقات کی چند مثالیں 68
  - تخلیق انسان کا بنیادی مقصد اور عدم موالات کی شدت کی وجہ؟ 70
    - وہ مقصد کیا ہے؟ 71
  - عدم موالات کے حکم پر شدت کا سبب 73
- کفار ومشرکین کی تقلید وپیروی 77
  - غیروں کی تقلید سے منع کرنے کی حکمت 79
  - کفار ومشرکین کی تقلید وپیروی کی چند مثالیں 80
    - شرک وبت پرستی 81
    - بے پردگی اور مرد وزن میں اختلاط 82
    - کھانا کھانے کے حیوانی انداز 82
    - بائیں ہاتھ سے کھانا 83
    - کتے پالنا 84
    - یہود ونصاریٰ کی پیروی 86

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

✪ حیوانات و پرندے اور ان کا جھوٹھا 88

☼ حلال جانوروں کا جھوٹھا 88

☼ غیر ماکول اللحم کا جھوٹھا 90

☼ پہلا قول 90

پہلی دلیل 90

دوسری دلیل 91

تیسری دلیل 92

چوتھی دلیل 93

☼ دوسرا قول 93

☼ بلی کا جھوٹھا 95

☼ خنزیر کا جھوٹا نجس و ناپاک 100

ایک غلط افواہ 100

☼ کتے کا جھوٹھا 31

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مؤلف

إنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ ونَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنا ومِنْ سيِّئات أعْمَالِنَا ،مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلا هَادِيَ لَهُ ،وَأشْهَدُ أنْ لَّا إلٰهَ إلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ، وَأشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ......... أَمَّا بَعْدُ:

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

اللہ ربّ العزت کی توفیق وعنایت سے عرصہ دراز تک ریڈیو متحدہ عرب امارات ام القیوین کی اردو سروس سے روزانہ دینی پروگرام ,,دین ودنیا،، پیش کرنے کی سعادت حاصل رہی۔ اُسی دوران اس موضوع پر گفتگو کا بھی موقع آیا۔ اُن متعلقہ تقاریر کے اسکرپٹس سے معمولی ترمیم و اضافہ کے ساتھ ہمارے فاضل دوست جناب حافظ ارشاد الحق صاحب (فاضل مدینہ یونیورسٹی مقیم الذید۔شارجہ) نے یہ کتابی شکل مرتّب کردی ہے، جس پر ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ فجزاه الله خيراً۔

یہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے جبکہ اس سے قبل یہ ہماری ایک دوسری ضخیم کتاب (فقہ الصلوٰۃ) کی جلد اول کے ضمن میں بھی شائع ہوچکی ہے اوراب اسے الگ سے مستقل کتابی شکل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں

اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیّت سے نوازے اور مؤلّف ومرتّب نیز ناشرین کیلئے دنیا وآخرت میں فوز وفلاح کا سبب بنائے۔ آمین

ابو عدنان محمد منیر قمر نواب الدین

ترجمان سپریم کورٹ 'الخبر' -سعودی عرب

۹ رمضان ۱۴۲۴ھ ، 4 نومبر 2004ء

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جھوٹا پانی

پانی کی مختلف اقسام میں سے ایک قسم جُھوٹا پانی ہے یعنی وہ پانی جو پینے کے بعد برتن میں بچ جائے۔

پانی کے کسی برتن، تالاب یا حوض سے کوئی انسان، حیوان یا درندہ پانی پی لے اور کچھ باقی بھی بچ جائے تو اس بچے ہوئے پانی کو ,,جھوٹا پانی،، کہا جاتا ہے۔ جسے عربی میں ,,سؤر،، کہا جاتا ہے۔ اوراس کی تعریف یہ ہے:

(مَا بَقِيَ فِي الْإِنَاءِ بَعْدَ الشُّرْبِ)(۱)

''پینے کے بعد جو برتن میں بچ جائے وہ جھوٹا ہوتا ہے۔''

اس کی اقسام:

ایسا پانی، اس کے پینے والوں کے الگ الگ ہونے کی وجہ سے کئی نوعیتوں کا ہوتا ہے اور اُن میں سے ہر کسی کا حکم معلوم کرنے کے لیئے ہمیں ,,جُوٹھ،، کی الگ الگ نوعیتیں یا قسمیں بھی معلوم کرنا ہوں گی۔ مثلاً انسان کا جوٹھا، اور پھر ان میں سے بھی مسلمان کا جُوٹھا، اور کافر و مشرک کا جوٹھا، حیوان کا جوٹھا، اور پھر ان میں سے ایسے جانوروں کا جوٹھا جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اور جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا، اور جو درندے ہیں اور جو محض جانور تو ہیں مگر درندے نہیں۔

---

(۱) فقه السنه سیّد سابق ۱/ ۲۰۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کا جھوٹا

مسلمان مرد ہو یا عورت ہو، بچہ ہو یا جوان، اور مرد چاہے جُنبی ہو اور اسے غسل کی حاجت ہو یا وہ طاہر ہو، اور عورت چاہے طہارت سے ہو یا جنابت سے، یا اپنے مخصوص فطری عذر یعنی ایامِ حیض و نفاس میں ہو، ہر شکل میں ان کا جھوٹا پاک اور طاہر و مطہر ہے۔

جنبی کا جھوٹا:

بخاری و مسلم، سُننِ اربعہ اور دیگر کتب حدیث میں مذکور ہے جس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَقِيَهُ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ، وَهُوَ جُنُبٌ فَانْخَنَسَ مِنْهُ فَذَهَبَ فاغْتسل ثُمَّ جاءَ هُ فَقَالَ لَهُ: أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟(فَقَالَ:) كُنْتُ جُنُباً فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ، فَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: سُبْحَانَ اللّٰهِ! إِنَّ الْمُؤْمِنَ لاَ يَنْجُسُ))(۲)

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مدینہ طیبہ کے ایک راستہ میں ملے جبکہ وُہ (یعنی ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ) جنابت کی حالت میں تھے، لہذا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نظر بچا کر کسی طرف نکل گئے، اور غسل کیا۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! تم کہاں تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں جنابت کی

(۲) صحیح البخاری مع فتح الباری ١/٦٦٤، صحیح مسلم مع شرحہ للنووی الجزء الرابع ص ٦٦-٦٧، صحیح ابی داؤد للالبانی ٢١٢، صحیح سنن الترمذی للالبانی ١٠٥، صحیح سنن النسائی للالبانی ٢٦٠، و سنن ابنِ ماجہ حدیث ٥٣٤۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حالت میں تھا، اور مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ میں غیر طاہر ہونے کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجلس کروں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سبحان اللہ! مومن (کبھی بھی) نجس وناپاک نہیں ہوتا۔''

بالکل اسی طرح کا دوسرا واقعہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو پیش آیا، جو صحیح مسلم، ابوداؤد ونسائی، ابن ماجہ اور دیگر کتبِ حدیث میں ہے۔ اس واقعہ میں نبی ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

((إِنَّ الْمُسْلِمَ لاَ يَنْجُسُ)) (۳)

''مسلمان نجس وناپاک نہیں ہوتا۔''

ان دونوں احادیث میں مذکور دو صحابہ رضی اللہ عنہما کے الگ الگ واقعات سے معلوم ہوا کہ مومن نجس نہیں ہوتا، چاہے وہ جنابت کی حالت میں ہی کیوں نہ ہو، اور وہ مَرد ہو یا عورت اس میں بھی کوئی فرق نہیں، کیونکہ مومن ومسلم ہونے کے اعتبار سے مَرد وزن اور پِیر وجوان سب برابر ہیں۔ اور ان کا جُھوٹھا بالاتفاق پاک ہے۔ اور جو ارشادِ نبوی ﷺ کے مطابق خود نجس نہیں ہوتا، اس کا جُھوٹھا کیسے نجس ہوگا؟ یہ بڑی عام فہم سی بات ہے۔

ان واقعات سے مومن ومسلم کے جھوٹھے کے ناپاک نہ ہونے کے علاوہ بندۂ مومن ومسلم کے لیئے عبرت وبصیرت کا سامان اور باہم آداب بھی بیان ہوئے ہیں: مثلاً یہ کہ کسی عظیم الشان کام سے دوچار ہونا ہو تو اس سے پہلے طہارت وغسل کر لینا مشروع ہے۔

---

(۳) صحیح مسلم ۲/۴/۶۷، صحیح سنن ابی داؤد ۲۱۱، صحیح سنن النسائی حدیث ۲۵۸، ۲۵۹۔ سنن ابن ماجہ ۵۳۵، نیل الاوطار للشوکانی مع منتقیٰ ۱/۲۰

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دُوسرے یہ کہ اہلِ علم وفضل اور مربی ومعلّم کا احترام واکرام اور عزت وتوقیر کرنی چاہیئے۔ اور ان کی مجلس وصحبت میں بیٹھنے کے لیئے عُمدہ واعلیٰ حالت اور کامل ومکمّل طہارت سے ہوں تو یہ عین قرینِ ادب ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہما کے فعل میں پائے جانے والے کمالِ ادب سے پتہ چلتا ہے۔ اور المجد ابنِ تیمیہ رحمۃ اللہ نے تو ان واقعات سے یہ بھی استدلال کیا ہے کہ جب مومن ومسلم نجس نہیں ہوتا، تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اسے چُھو جانے سے پانی یعنی ,,مستعمل پانی،، نجس ہو جائے؟ (۴)

حیض ونفاس والی عورت کا جھوٹھا:

حیض ونفاس جو کہ عورت کے فِطری عُذر ہیں۔ ان کے دَوران بھی اس کا جُھوٹھا پاک ہی ہوتا ہے نجس وناپاک نہیں ہوتا۔ اور اس کی دلیل صحیح مسلم، ابوداوٗد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی اور مسند احمد میں مذکورہ حدیث ہے جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((کُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ.)) (۵)

”میں ایامِ حیض کے دَوران کسی برتن سے پانی پیتی، پھر میں وُہی برتن [نبی] اکرم ﷺ کو پکڑا دیتی، تو آپ ﷺ اس برتن سے پانی پیتے ہُوئے

(۴) المنتقی للمجد ابن تیمیہ مع نیل ۱/۲۱_۲۲۔

(۵) صحیح مسلم ۱/۳/۲۱۰_۲۱۱۔ صحیح ابی داؤد حدیث ۲۳۲۔ صحیح النسائی حدیث ۲۶۸۔ ابن ماجہ حدیث ۶۴۳_المغنی لابن قدامہ ۱/ ... فقہ السنۃ ۱/۲۱

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عین اسی جگہ سے مُنہ لگا کر پیتے جہاں مُنہ لگا کر میں نے پیا ہوتا۔''

جبکہ مذکورہ کتب میں ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہ الفاظ بھی ہیں:

((كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَرَقَ، فَيَضَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ.))(٦)

''میں گوشت کی ہڈی چُوستی، پھر اسے آپ ﷺ لے لیتے، اور میرے مُنہ رکھنے والی جگہ پر مُنہ رکھ کر ہی اُسے چُوستے تھے۔ اور میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔''

سبحان اللہ! یہ تھی مثالی معاشرت، بلکہ حُسنِ معاشرت۔

ایک جاہلانہ عادت:

اس حدیث سے فِطری عُذر میں مبتلا عورت کے جُھوٹھے پانی کے پاک ہونے کا حکم واضح ہوگیا، اور یہیں ہم آپ کی توجہ ایک اور بات کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں، جس سے بہت سے لوگ اور خصوصاً اَن پڑھ اور کم پڑھا لکھا طبقہ دوچار ہے۔ اور وہ یہ کہ کچھ لوگ بیوی کے جُھوٹھے پانی کو پینے یا کسی جُھوٹھی چیز کو کھانے سے کچھ اس طرح کا پرہیز کرتے اور دُوسروں کو پرہیز کرنے کا مشورہ دیتے ہیں کہ جیسے یہ بیوی نہ ہو، کوئی نجس چیز یا ہندوانہ ذہن کے مطابق اچھوت قوم کی کوئی فرد ہو۔ اور یہ صرف ایامِ حیض کے دَوران ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی ہوتا ہے۔ اور دلائل مہیا کرنے کے لیۓ عقلی گھوڑے دوڑاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں:

''اس طرح آدمی زن مرید ہو جاتا ہے اور عورت کا جُھوٹھا میٹھا کھانے

(٦) مسلم ١/ ٢١٠-٢١١، صحیح سنن ابی داؤد (٢٣٢)، نسائی شریف ١/ ١٢ و ١/ ٣٣، والمغنی ایضاً

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اس میں یہ اور وُہ عیب آجاتا ہے۔ اور نہ معلوم کیا سے کیا آفت ٹوٹ پڑتی ہے۔''

مذکورہ واقعہ آپ کے سامنے ہے۔ ایک زوجۂ محترمہ جو کہ حالتِ حیض میں ہیں۔ ان کا جُھوٹھا پانی اور گوشت ہے۔ اور سرورِ کونین ﷺ نہ صرف یہ کہ اسی برتن میں پیتے ہیں بلکہ عین اس جگہ مُنہ رکھ کر پیتے ہیں، جہاں زوجۂ محترمہ نے منہ رکھ کر پیا تھا۔ اور گوشت کی ہڈّی بھی اسی جگہ سے چُوستے ہیں جہاں سے زوجہ محترمہ نے چوسی تھی۔

یہ آپ ﷺ کا اپنی ازواجِ مطہرات سے مشفقانہ سُلوک اور ان سے اظہارِ محبت ورافت تھا۔ اور امّت کے لیئے چراغِ راہ اور سنت۔ مگر آج آپ ﷺ کا امتی ہونے کا دعویدار اپنے بھائیوں اور دوست واحباب کو عورت کا جُھوٹھا میٹھا کھانے سے ,,کُلّی پرہیز،، کا مشورہ دیتے ہُوئے نظر آتا ہے۔

ایسے لوگوں میں دراصل عہدِ جاہلیت کی ذہنیت کا پَرتَو، اور ان کے خیالات میں وہی جاہلانہ نظریات سمائے ہُوئے ہیں۔

عہدِ جاہلیت میں لوگوں کا عورت ذات اور بیویوں سے اور خاص ایّامِ ماہواری اور فطری حالتِ عذر میں ان سے جورویہ ہوا کرتا تھا، اور کتبِ تاریخ کے ابواب ماقبل الاسلام میں اس کی جوذہنی کوفت اور روحانی اذیّت والی تفصیلات ملتی ہیں، ان کے احاطے کا تو یہاں موقع نہیں۔ البتہ اتنا ضرور کہیں گے کہ صاحبو!

''دائرہ اسلام میں ہوتے ہوئے بھی اگر اس قِسم کی جاہلانہ عادات ورسوم کی پابندی نہ چھوڑی تو پھر کب چھوڑو گے؟ اور رسولُ اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو اپنانا تو درکنار، دُوسروں کو اس سے روکنے کے یہ مشورے آخر چہ معنیٰ دارد؟''

عورت کے ماہانہ عُذرِ فطری والے دنوں میں وہ صرف نماز نہیں پڑھے گی۔ روزہ قضا کرے گی، اور قرآنِ کریم کو ہاتھ میں نہ لے گی اور طوافِ بیت اللہ نہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرے گی۔ اور اس کے شوہر کو جماع کی ممانعت ہے۔ اس کے علاوہ گھر داری میں وہ کسی قسم کے الگ معاملات کی متقاضی ہرگز نہیں۔ گھر کے سارے کام کاج کرے، شوہر کے ساتھ اُٹھے بیٹھے، اس کی کوئی ممانعت نہیں۔ اور صرف جماع کو چھوڑ کر ہر طرح سے اپنے شوہر کی خدمت کرے کوئی حرج نہیں۔

دلائلِ جواز:

کتبِ حدیث میں اس کے جواز کے دلائل موجود ہیں مثلاً:

① صحیح بخاری و مسلم، نسائی و دارمی اور مسند احمد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُومِئُ (وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ يُخْرِجُ) إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ وَأَنَا حَائِضٌ.))(٧)

''نبی اکرم ﷺ اعتکاف کی حالت میں اپنا سرِ اقدس مسجد سے میری طرف (حُجرہ میں) بڑھا دیتے تھے۔ جبکہ میں حیض سے ہوتی تھی۔''

((فَأَغْتَسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.))(٨)

''میں آپ ﷺ کے سرِ اقدس کو دھو دیتی تھی، حالانکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔''

② اسی طرح صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی اور مسند احمد میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم فرمایا:

---

(٧) بخاری مع الفتح حدیث ٢٩٦ ـ صحیح مسلم مع شرحہ للنووی ١/٣/٢٠٩، صحیح سنن النسائی حدیث ٢٦٥، ٢٦٦،

(٨) حوالہ جات سابقہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ ،قُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ... قَالَ: لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِي يَدِكِ.))(۹)

''مجھے مسجد سے جانماز پکڑاؤ، انہوں نے عرض کیا کہ میں حیض سے ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔''

یہاں یہ بات ذہن میں رکھیں کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حُجرہ مسجد سے ملا ہوا تھا۔ اور مسجد کی طرف کھلنے والے دروازے یا کھڑکی سے ہاتھ بڑھا کر یہ جانماز پکڑنا تھا نہ کہ مسجد کے اندر جا کر جیسا کہ آپ ﷺ کا سرِ اقدس دھونے والی حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے۔

③ ایسے ہی سنن نسائی اور دیگر کتبِ حدیث میں ام المؤمنین حضرت میمونہؓ سے مروی ہے:

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُوْ الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ.))

''نبی اکرم ﷺ ہم (یعنی ازواجِ مطہرات) میں سے کسی کی گود میں سرِ اقدس رکھے قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے، جبکہ وہ زوجۂ محترمہ حیض کی حالت میں ہوتی تھیں۔''

اسی حدیث میں آگے یہ بھی ہے:

((وَتَقُوْمُ إِحْدَانَا بِالْخُمْرَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ

---

(۹) صحیح مسلم ۱/۳/۲۰۹، صحیح النسائی ۲۶۲، صحیح سنن ابی داؤد ۲۳۴، صحیح سنن الترمذی للالبانی حدیث ۱۱۵، ابن ماجه ۶۳۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حَائِضٌ.)) (۱۰)

''ہم میں سے کوئی عورت جانماز پکڑ کر مسجد میں بچھا دیتی، حالانکہ وہ حیض سے ہوتی۔''

اور ظاہر ہے کہ یہ جانماز بچھانا بھی مسجد سے باہر کھڑے ہو کر ہی ہوگا۔

④ نسائی اور دیگر کتبِ حدیث میں ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی مَروی ہے:

((كَانَ رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَتْلُوَ الْقُرْآنَ.)) (۱۱)

''نبی اکرم ﷺ ہم میں سے کسی کے حالتِ حیض میں ہونے کے باوجود اس کی گود میں سرِ اقدس رکھے تلاوتِ قرآن فرمایا کرتے تھے۔''

⑤ بخاری ونسائی سمیت ہی دیگر کتبِ حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مَروی ہے:

((كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ.)) (۱۲)

''میں حالتِ حیض میں نبی اکرم ﷺ کے گیسوئے مُبارک کنگھے سے سنوار دیا کرتی تھی۔''

⑥ اس سے بڑھ کر ایک صحیح حدیث میں تو یہاں تک مذکور ہے کہ:

---

(۱۰) نسائی مع التعلیقات السلفیہ از مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی ۱/۳۳-۳٤۔

(۱۱) حوالہ سابقہ وصحیح سنن النسائی ۲٦٤۔

(۱۲) حوالہ سابقہ والتجرید الصریح یعنی مختصر بخاری از علامہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شوہر اپنی حائضہ بیوی کے ساتھ لیٹ لیٹ سکتا ہے جیسا کہ حضرت امِ سلمہ فرماتی ہیں:

((بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمِيْلَةِ إِذْ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَفِسْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِيْ الْخَمِيْلَةِ.))(۱۳)

''میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی تھی کہ مجھے حیض شروع ہوگیا، میں چپکے سے کھسک گئی اور حیض والے کپڑے پہن لیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا حائضہ ہوگئی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں، (اس کے باوجود بھی) نبی ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور میں آپ ﷺ کے ساتھ اسی چادر میں لیٹ گئی۔''

⑦ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كُنْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيْتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَامِثٌ أَوْ حَائِضٌ إلخ.))(۱۴)

''میں اور نبی ﷺ ایک ہی چادر میں رات گزارتے جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔''

⑧ بخاری و مسلم کی ایک حدیث میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضاً أَنْ

(۱۳) مختصر صحیح بخاری للالبانی حدیث ۱۶۹۔

(۱۴) ابوداؤد، نسائی، دارمی، مسند احمد بحوالہ معجم الحدیث ۲۶/۴

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا.)) (١٥)

''ہم میں سے جب کوئی حیض کی حالت میں ہوتی تو نبی ﷺ اسے چادر باندھنے کا حکم فرماتے اور پھر مباشرت کرتے۔''

⑨ ایک حدیث میں ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا (جو کہ عمِ رسول حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی سالی اور ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خالہ بھی ہیں) بیان فرماتی ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ، إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ (وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ): مُحْتَجِزَةً بِهِ.)) (١٦)

''نبی ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی کے حائضہ ہونے کی حالت میں بھی مباشرت فرما لیتے تھے بشرطیکہ اس نے نصف رانوں یا گھٹنوں تک چادر باندھی ہوئی ہوتی۔''

ان سب احادیث کا مجموعی مفاد و خلاصہ وُہی ہے جو کہ ہم نے پہلے صرف ایک ہی جملے میں ذکر کر دیا ہے البتہ اس حالت (حیض) میں جماع منع و حرام ہے جیسا کہ قرآنِ کریم، سورۂ بقرہ آیت ۲۲۲ کی تفسیر اور مسلم و نسائی میں مذکور ہے:

''یہُودیوں میں یہ عادت تھی کہ جب بیوی فطری عذر کے ایام میں ہوتی تو اس کے ساتھ بیٹھ کر نہ کھاتے، نہ پیتے، حتیٰ کہ اسے اپنے گھر کے بیڈ روم میں بھی نہ رہنے دیتے تھے۔ (تو گویا ان ایام میں ان سے ٹوٹل بائیکاٹ کر لیتے تھے)''

---

(١٥) بحوالۂ سابقه (١٣) نسائی مع تعليقات السلفيه ١/٣٣/٣٤۔

(١٦) نسائی مع تعليقات السلفيه ١/٣٣۔٣٤

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلہ میں نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا، تو اللہ تعالیٰ نے سُورۂ بقرہ کی آیت ۲۲۲ ﴿یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ﴾ نازل فرمادی اور نبی اکرم ﷺ نے حکم فرمادیا کہ ان ایّام میں اپنی بیویوں کے ساتھ مل کر کھاؤ پیو، اور گھروں میں اکٹھے مل کر رہو۔

((..... وَأَنْ یَّصْنَعُوْا بِھِنَّ کُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعِ.)) (۱۷)

''ایک جماع کو چھوڑ کر باقی سب کچھ کر سکتے ہیں۔''

اس فرمانِ رسالت مآب ﷺ پر یہُودیوں نے (بھڑک کر) کہا کہ یہ نبی (ﷺ) کوئی معاملہ بھی ایسا نہ چھوڑیں گے، جس میں ہماری مخالفت نہ کریں۔ تو حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما نے اس قول کی خبر نبی اکرم ﷺ کو پہنچائی اور ساتھ ہی کہنے لگے: کیا ہم ان ایّام میں جماع بھی کرلیں؟ تو یہ سُن کر نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ اقدس (غصّے سے) متغیّر ہوگیا۔ راویٔ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سمجھے کہ آپ ﷺ ان پر سخت ناراض ہوں گے۔ اتنے میں وہ دونوں اُٹھ کر چلے گئے۔ عین اسی وقت کوئی شخص دُودھ کا ہدیہ خدمتِ اقدس میں لایا۔ آپ ﷺ نے کسی شخص کو بھیج کر ان دونوں کو واپس بلوایا اور انہیں دُودھ پلایا، جس سے ان کا یہ وہم وخدشہ جاتا رہا اور انہیں معلوم ہوگیا کہ آپ ﷺ ان پر ناراض نہیں رہے ہیں۔ (۱۸)

صحاح وسنن کی مذکُورہ احادیث اور مسلم ونسائی کی تفسیری حدیث سے ان مخصُوص ایام میں عورت کے دائرہ کار اور شوہر کے تعلّقات کی حدُود واضح ہوکر

---

(۱۷) صحیح سنن النسائی حدیث ۲۷۷۔

(۱۸) تفسیر ابن کثیر ۱/ ۳۰۹، بروایت مسلم، سنن النسائی ۱/ ۳٤

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سامنے آ گئی ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ مُسلمان مرد و زن، وہ چاہے کسی بھی حالت میں ہوں، اُن کے جُھوٹھے کھانے اور پانی کے پاک ہونے کا مسئلہ بھی حل ہو گیا۔
صرف ایک امام نخعی رحمہٗ اللہ سے مَروی ہے کہ وہ حائضہ عورت کے جُھوٹھے کو ناپاک تو نہیں البتہ مکرُوہ سمجھتے تھے۔ (۱۹)
مگر ان کی یہ رائے جمہور اہلِ علم اور احادیث و آثار کے خلاف ہونے کی وجہ سے لائقِ اعتناء نہیں ہے۔ اور یہی حال جابر بن زید کے قول کا ہے۔ جس میں وہ ایسے پانی سے وُضو نہ کرنے کی رائے دیتے ہیں۔ اور ابنِ قدامہ نے بھی ان کی تردید کی ہے۔ (۲۰)

غیر مسلم کا جُھوٹھا

غیر مسلم مَرد و زن کے جُھوٹھے کھانے اور پانی کے حکم کے بارے میں تین آراء ہیں:

❶ امام ابنِ قدامہ رحمہٗ اللہ کے بقول اکثر ائمہ وفقہاء اور عام اہلِ علم کے نزدیک انسان کا جھوٹھا پاک ہے۔ وہ مسلم ہو یا کافر، کیونکہ کافر بحیثیتِ انسان و بنی آدم کے مسلمان جیسا ہی ہے۔ (۲۱)

❷ بعض اہلِ علم غیر مسلم کی ذات کو نجس عین اور اس کے جُھوٹھے کو بھی نجس ہی قرار دیتے ہیں جیسا کہ فتح الباری میں حافظ ابنِ حجرؒ اور نیل الاوطار میں امام شوکانیؒ نے لکھا ہے۔ (۲۲)

❸ امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر الجامع الاحکام القرآن میں ذکر کیا ہے:

---

(۱۹) المغنی ۱/۶۹۔ (۲۰) حوالہ سابقہ۔
(۲۱) المغنی ۱/۶۳۔۶۹۔
(۲۲) فتح الباری ۱/۳۹۰، نیل الاوطار ۱/۲۰۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

’’ہمارے بعض علماء کا کہنا ہے کہ عیسائی اور تمام کفار و مشرکین، دائمی شرابی اور مُردار خور لوگوں کا جھوٹھا مکرُوہ ہے۔لیکن اگر کوئی اُن کے جُھوٹھے سے وُضو کرلے تو اس پر کوئی مؤاخذہ بھی نہیں جب تک کہ اُسے (کسی طرح سے) اس جُھوٹھے پانی کے نجس ہونے کا یقین نہ ہو جائے‘‘۔(۲۳)

غیر مسلم کے جُھوٹھے کے بارے میں یہ تین رائے ملتی ہیں جنہیں ہم نے سرِ دست اختصار کے ساتھ ذکر کردیا ہے۔

مخلوط معاشرے:

یہ بات تو آپ کے علم میں ہی ہے کہ ہمیں ان عرب اور خلیجی ممالک میں ایسا معاشرہ میسّر ہے کہ جس کے افراد میں مُسلم و غیر مسلم ہر قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔اور غیر مسلم افراد میں کچھ وُہ لوگ ہیں، جنہیں اہلِ کتاب ہونے کا دعویٰ ہے اور وُہ اپنے دعوے میں کہاں تک حق بجانب ہیں؟ یہ ایک الگ موضُوع ہے۔اور اہلِ کتاب یا یہُود و نصاریٰ یعنی عیسائیوں کے علاوہ بھی مختلف مذاہب سے تعلّق رکھنے والے لوگ ہیں۔مثلاً ہندُو، سِکھ، مرزائی یا قادیانی اور بڈھسٹ یا بُدھ مَت وغیرہ ہیں۔

اور دین سے تعلّق نہ رکھنے والے چاہے کسی بھی نظریہ کی طرف منسُوب ہوں۔خالق کائنات، مالکِ ارض و سماء کے منکر وملحد کمیونسٹ ہوں یا اللہ تعالیٰ کی ذات کے تو معترف ہوں مگر اس کی عبادت کے ساتھ ساتھ غیر اللہ کی پرستش کرنے والے مُشرک ہوں۔ان سبھی انواع و اقسام کے لوگ جس طرح یہاں مخلوط طور پر موجُود ہیں۔ایسے ہی دیگر ممالک میں بھی پائے جاتے ہیں۔مثلاً:

(۲۳) تفسیر قرطبی ۷/۶۴ طبع مصر۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے مگر وہاں غیر مسلم بھی موجود ہیں۔ انڈیا ایک غیر مسلم ملک اور سیکولر حکومت ہے۔ لیکن وہاں کروڑوں مسلمان بھی بستے ہیں۔ بنگلہ دیش، نیپال، برما، اور ایران میں بھی مخلوط معاشرہ ہے۔ اور ان خلیجی و مشرقی ممالک کی طرح ہی مغربی و یورپی ممالک اور امریکہ و کینیڈا میں رہنے والے لوگوں کو بھی اسی صورتِ حال کا سامنا ہے۔ کیونکہ ان علاقوں میں بھی تارکینِ وطن بکثرت موجود ہیں۔ اور ان کی اکثریت بھی مسلمانوں پر ہی مشتمل ہے۔ کہیں مسلمان غیر مسلم حکومتوں کے زیرِ تسلّط رہ رہے ہیں، تو کہیں غیر مسلم اسلامی حکومتوں کے زیر سایہ۔

لہٰذا غیر مسلم لوگوں کے جُھوٹھے کھانے اور پانی یا دیگر مشروبات کا مسئلہ بھی نہایت اہم اور عالمگیر قسم کا ہے، اس لیئے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اس موضوع کو بھی قدرے تفصیل کے ساتھ آپ کے سامنے رکھ دیا جائے۔ تاکہ صحیح صُورتِ حال واضح ہو جائے اور بلا وجہ کسی بھی تشدد کا مظاہرہ نہ ہونے پائے۔

اسلامی احکام کی وسعت:

بلا وجہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ضیق و تنگی کا رویّہ اور تعمّق و تشدّد کے رجحانات کی اسلام میں مذمّت کی گئی ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم، ابوداؤد (واللفظ لہٗ) اور مسند احمد میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((أَلا هَلَكَ الْمُتَعَنِّطُوْنَ، أَلا هَلَكَ الْمُتَعَنِّطُوْنَ، أَلا هَلَكَ الْمُتَعَنِّطُوْنَ.)) (۲۴)

’’خبردار! (دین میں) تشدّد برپا کرنے والے ہلاک ہوگئے۔ خبردار! تشدّد برپا کرنے والے ہلاک ہوگئے۔ خبردار! تشدّد

(۲۴) صحیح الجامع الصغیر للالبانی ۳/۶/۸۹، غایة المرام فی تخریج کتاب الحلال والحرام للقرضاوی۔ علامہ البانی ص ۲۰۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

برپا کرنے والے ہلاک ہو گئے۔''

اس کا مفہوم یہ ہوا کہ دینِ اسلام بڑا فراخ وکشادہ دین ہے۔ اس کی تعلیمات میں فطرت کی رعایت رکھی گئی ہے۔ اور تشدد سے اس کے احکام خالی ہیں۔ اور اس مفہوم کی تائید ایک ضعیف روایت سے بھی ہوتی ہے جو طبقات ابن سعد اور تاریخ بغداد میں ہے، جس میں ہے:

((بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَة.))(۲۵)

''میں وہ دین دے کر مبعوث کیا گیا ہوں جو حنیفیت ویکسوئی (توحید) اور وسعت وفراخی والا ہے۔''

یہاں بھی دینِ اسلام کو حنیف وفراخ ہی قرار دیا گیا ہے۔ مگر یہ روایت ضعیف ہے۔ البتہ اس سے قدرے اچھی سَند والی وُہ روایت ہے جس میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پُوچھا گیا:

((أَيُّ الْأَدْيَانِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟))

''اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کون سا دین پسند ہے؟''

تو آپ ﷺ نے جواباً فرمایا:

((اَلْحَنِيْفِيَّةُ السَّمْحَةُ))

''وہ دین جو حنیفیت ویکسوئی اور فراخی ووسعت والا ہے۔''

اس سے آپ ﷺ کا اشارہ دینِ اسلام اور اس کی وُسعت والی تعلیمات کی طرف ہی تھا۔

یہ روایت بخاری شریف میں تعلیقاً اور الادب المفرد و مسند احمد (والزھد لأحمد ص ۲۸۹ـ۲۹۰ مُرسلاً بسند صحیح) میں موصولاً

---

(۲۵) ضعیف الجامع الصغیر ۲/۳/۱۰۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مروی ہے۔ اور فتح الباری میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ مگر اس کی سند میں ایک راوی محمد بن اسحاق بھی ہیں جو محدّثین کے نزدیک مدلّس معروف ہیں۔ اور اگر وہ کسی حدیث کو صیغۂ تحدیث سے بیان کریں، تو وہ صحیح اور قابلِ قبول ہوتی ہے۔ اگر وہ محض عنعنہ (یعنی بصیغۂ عن) سے بیان کریں تو وہ روایت قابلِ استدلال و حجت نہیں ہوتی، اور یہ روایت انہوں نے عن سے ہی بیان کی ہے۔ لہٰذا اسے حسن کہنے سے بھی بعض محدّثین نے تأمّل کیا ہے۔(۲۶)

الغرض یہ روایات نہ بھی ہوں تب بھی صحیح مسلم اور دیگر کتب والی پہلی حدیث سے ہی معلوم ہو رہا ہے کہ ہمارے دین اسلام میں تعنط وتشدّد برتنے کو اچھا نہیں سمجھا گیا۔ بلکہ وُسعت وفراخی کی تعلیم دی گئی ہے۔

جبکہ صحیح بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دیگر کتب حدیث میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ.))(۲۷)

”تم آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو، شدّت وتنگی پیدا کرنے والے نہیں۔“

آپ ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جسے بھی کسی مہم پر روانہ فرماتے تو اُسے

((يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا))

”آسانی پیدا کرو، تنگی میں مبتلا نہ کرو۔“ کی نصیحت کر کے بھیجتے تھے۔

(۲۶) غاية المرام (للألباني) في تخريج احاديث الحلال والحرام للقرضاوي ص ۲۲۰۔۲۲۱، وتمام المنة (للألباني) في التعليق على فقه السنة لسيد سابق ص ٤٤۔٤٥۔

(۲۷) بخاري حديث ۲۲۰، صحيح ابي داؤد حديث ۳٦٦، صحيح الترمذي حديث ۱۲٦، صحيح سنن النسائي حديث ٥٥، سنن ابن ماجه ٥۲۸، المنتقى مع النيل ۱/٤۱، وصحيح الجامع ۲۳٥۰۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم اہلِ کتاب کا جُھوٹھا

سابق میں کفار و مشرکین کے جُھوٹھے پانی یا کھانے کے بارے میں اہلِ علم کے تین اقوال ذکر کیے جا چکے ہیں۔ اور اب آیئے ان تینوں اقوال کے دلائل کا بھی جائزہ لیں۔

پہلا قول:

اس سلسلہ میں پہلا قول اکثر ائمہ وفقہاء، عام اہلِ علم اور جمہور علماء کا ہے کہ کافر کا جُھوٹھا پاک ہے۔ اور پھر کافروں میں بھی دو طرح کے لوگ آتے ہیں۔

ایک وہ غیر مسلم جو کہ اہلِ کتاب ہیں جن میں یہودیوں اور عیسائیوں کا شمار ہوتا ہے۔ اور دُوسرے وہ (کافر) غیر مسلم جو اہلِ کتاب نہیں ہیں مثلاً: ہندو، سِکھ اور بُدھ مت وغیرہ۔

ان میں سے اہلِ کتاب کے جُھوٹھے کا پاک ہونا تو قرآن وحدیث دونوں سے ثابت ہے۔ اور غیر اہلِ کتاب کفّار و مشرکین کے جُھوٹھے کا پاک ہونا، قول وفعلِ رسول ﷺ اور آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم سورۂ مائدہ، آیت: ۵ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِن قَبْلِكُمْ إِذَا اٰتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسٰفِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمٰنِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِينَ ۝ ﴾

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''آج کے دن تمہارے لیئے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیئے حلال ہے۔ اور مسلمان عورتوں میں سے پاکدامن عورتیں تمہارے لیئے حلال ہیں، جبکہ تم ان کو ان کا حق مہر دے دو۔ بشرطیکہ تم (انہیں نکاح میں لاکران کے) محافظ بنو نہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو، اور نہ چوری چُھپے آشنائیاں کرنے لگو۔ اور جس کِسی نے ایمان کی روِش پر چلنے سے انکار کیا اس کے تمام اعمال ضائع ہوگئے، اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا''۔☆

اس آیت سے اہلِ کتاب کے جُھوٹھے کے پاک ہونے پر دو طرح سے استدلال کیا گیا ہے۔ لہٰذا آیئے اس کی تفسیر وترجمہ پر مختصر سی نظر ڈالتے چلیں جس میں دونوں طرح کے استدلال آجائیں گے۔

اہلِ کتاب کا کھانا:

① اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کا کھانا ہمارے لیئے اور ہمارا ان کے لیئے حلال قرار دیا ہے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان کھانے پینے میں کوئی جُھوٹ چھات اور چُھوت چھات نہیں۔ ہم ان کے ساتھ کھا سکتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ۔

اکثر علماءِ تفسیر کے نزدیک یہاں کھانے سے مُراد ان کے ذبح کردہ جانور کا گوشت ہے۔ معلوم ہوا کہ یہودی اور عیسائی کا ذبیحہ مسلمان کے لیئے بھی کھانا جائز وحلال ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو ان کا طریقۂ ذبح تو معلوم ہی ہے۔ لہٰذا بعض اہلِ علم کے نزدیک تو ان کا ذبیحہ مطلقاً حلال ہے۔ البتہ حضرت علی، ام المؤمنین

(☆) مختصراً از تفسیر قرطبی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور امام طاؤس وحسن بصری رحمہما اللہ کے نزدیک اگر انہوں نے ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لیا ہو تو اس کا کھانا جائز نہیں۔ اور انہوں نے اس بات پر سورۃ انعام کی آیت ۱۲۱ سے استدلال کیا ہے۔ جس میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ﴾

''اور (بوقتِ ذبح) جس ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو، اُسے نہ کھاؤ، کیونکہ ایسا کرنا فسق ہے''۔

امام مالک رحمہٗ اللہ کے نزدیک ایسا ذبیحہ حرام تو نہیں، البتہ مکروہ ہے۔ جبکہ دُوسرے اکثر علماء ان کے ذبیحہ کو مطلقاً حلال مانتے ہیں۔ کیونکہ امام عطاء رحمہٗ اللہ کے بقول اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ وہ کس طرح ذبح کرتے اور بوقتِ ذبح کیا کہتے، اور کس کا نام لیتے ہیں۔ اور ذبیحہ کے علاوہ ان کے دوسرے کھانے مثلاً پھل اور گندم وغیرہ کا کھانا بالاتفاق حلال وجائز ہے۔ کیونکہ ان کے تو کِسی مسلم یا غیر مسلم کی ملکیت میں ہونے سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔ اور ان کے تیار کردہ کھانوں کو بھی جائز قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ جب ذبیحہ حلال ہے جس کا عقیدہ ودین سے تعلق ہے تو پھر ان کا تیار کردہ کھانا کیسے حلال نہیں ہوسکتا کہ جس کا عقیدہ ودین اور بسم اللہ پڑھنے یا تکبیر پڑھنے سے کوئی تعلق ہی نہیں، جبکہ مجوسی یا آتش پرست چونکہ ایک شاذ قول سے قطعِ نظر تمام علماء کے مشہور قول کے مطابق اہلِ کتاب نہیں ہیں۔ لہٰذا نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے اور نہ ہی اُن کی عورتوں سے نکاح جائز ہے۔

اہلِ کتاب کے ذبیحہ اور دیگر کھانوں کے جائز ہونے اور انہیں کھانے کی عام اجازت دینے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ﴿ الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ﴾

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کا اعادہ فرمایا ہے کہ

''آج تمہارے لیئے حلال کردی گئی ہیں تمام پاکیزہ چیزیں۔''

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اہلِ کتاب اگر طہارت و پاکیزگی کے ان قوانین کی پابندی نہ کریں جو شریعت کے نقطۂ نظر سے ضروری ہیں، یا پھر ان کے کھانے میں حرام چیزیں شامل ہوں، تو پھر ان کا کھانا ہرگز جائز نہ ہوگا۔ مثلاً:

اہلِ کتاب میں سے کسی کے دستر خوان پر کسی حرام جانور کا گوشت ہو، شراب وغیرہ مشروب ہو تو وہ ہرگز حلال نہیں ہوگا۔ (۲۸)

اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح:

② اسی آیت کے دوسرے حصہ کہ ''ان (اہلِ کتاب) کی عورتیں بھی تمہارے لیئے حلال ہیں''۔ اس سے بھی ان کے جھوٹھے کے پاک ہونے پر استدلال کیا گیا ہے کہ جب ان کی عورتوں سے نکاح جائز ہے تو ان کا جھوٹھا کیسے ناپاک ہوسکتا ہے؟

اور پھر عام علماءِ دین کے نزدیک کسی کے جھوٹھے، اس کے پسینے اور اس کے لعابِ دہن کا حکم ایک ہی ہے۔ اور کسی بھی شوہر کا اپنی بیوی کے پسینہ سے پوری طرح بچے رہنا غیر معقول بلکہ ایک محال امر ہے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اور اہلِ علم میں سے کسی نے اہلِ کتاب بیوی کے پسینہ کے لگ جانے سے غسل واجب قرار نہیں دیا۔ بلکہ صرف اسی شکل میں غسل واجب ہے جس میں مسلمان بیوی سے واجب ہوتا ہے۔ اس طرح بھی اہلِ کتاب غیر مسلم کے جھوٹھے کو پاک قرار دیا گیا ہے۔

---

(۲۸) اس تفصیل سے غیر مسلم اہلِ کتاب کے ذبیحے، کھانے اور جھوٹھے کے پاک ہونے کا طریقۂ استدلال واضح ہوگیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آگے بڑھنے سے پہلے یہیں ہم ایک اہم بات کی طرف بھی اشارہ کر دیں کہ اللہ تعالیٰ نے غیر مسلم اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح صرف حلال وجائز قرار دیا ہے۔ مگر یہ مستحسن و پسندیدہ فعل نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کسی کو کسی وجہ سے اہل کتاب عورت سے نکاح کرنا ہی پڑ جائے تو اسے اپنے مذہب وعقیدہ اور خاص طور پر اپنی اولاد کے مذہب وعقیدہ کی بھی فکر کر لینی چاہیے کہ کہیں جذبات کے بہاؤ میں خود بھی بیوی کے عقیدہ میں نہ بہہ جائے۔ اور کہیں بچوں کو ایسی غیر اہلِ کتاب بیوی کی تربیت کی وجہ سے اپنے ہاتھوں سے نہ کھودے۔

اسی لیۓ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت کے آخر میں یہ تنبیہ بھی فرمادی ہے کہ:

﴿ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾.

”جس کسی نے ایمان کی روش پر چلنے سے انکار کر دیا تو اس کے تمام اعمال ضائع ہو گئے، اور وہ آخرت میں خسارہ پانیوالوں میں سے ہوگا“۔

ان کلمات سے یہ سمجھانا مقصود ہے کہ کہیں یہودی یا عیسائی ”میم“ کی شادی کی خاطر دولتِ ایمان نہ کھو بیٹھنا۔ اور معروف مترجم قرآن حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ کے بقول اہلِ کتاب کو دوسرے کفار سے ان دو حکموں (کھانے اور نکاح) میں مخصوص کیا ہے۔ اور یہ صرف دنیا کی حد تک ہے۔ آخرت میں دولتِ ایمان واسلام سے تہی دامن ہر کافر کا انجام خراب ہے۔

اور یہیں یہ بات بھی ذہن نشیں کر لیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح کی جو اجازت بخشی ہے۔ اس کے ساتھ ہی چند شرائط بھی لگا دی ہیں کہ وہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مُحصنات یا محفوظ و پاک دامن ہوں، آوارہ نہ ہوں، ان سے حق مہر ادا کر کے نکاح کرنے میں ان کا محافظ بننا اصل غرض ہو، نہ کہ آزاد شہوت رانی کا ارادہ اور نہ ہی چوری چھپے آشنائیاں کرنے کا قصد۔

ان شرائط کو پورا کرنے والا ان سے نکاح کرسکتا ہے۔ یہ نہیں کہ پہلے آشنائیاں ہوں، خلوت محرمہ ہو، حتیٰ کہ جب پانی سر سے گزر جائے اور لڑکی کسی نئی زوج کی آمد کی خبر دے کر نکاح کرنے کا مطالبہ کرے تو پھر اس آیت کا سہارا لے کر نکاح کا سوانگ رچایا جائے۔ اس آوارہ وفحش انداز سے مذکورہ شرائط کہاں پوری ہوسکتی ہیں؟ اور وہ نکاح بھی کیا ہوگا؟ اَعاذنَا اللّٰہُ مِنۡہُ

اس سورۂ مائدہ کے بارے میں ابومیسرہ کا قول ہے:

''یہ نزول کے اعتبار سے سب سے آخری سورت ہے۔ اور اس میں مذکورہ احکام میں سے کوئی حکم منسوخ نہیں ہوا۔ البتہ امام شعبی کے نزدیک صرف ﴿وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْىَ﴾ اور بعض کے نزدیک ﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ منسوخ ہیں۔ اور باقی تمام احکام محکم ہیں''۔ (۲۹)

اس سے معلوم ہوا کہ اہلِ کتاب کے کھانے کا جواز برقرار ہے، منسوخ نہیں ہوا ہے۔

متعدد احادیث و آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی اہلِ کتاب کے جُھوٹھے پانی اور کھانے کو پاک ثابت کیا گیا ہے اور ان کے ہاتھوں کے تیار کردہ کھانے کو بھی جائز و پاک اور حلال قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری اور دیگر کتب حدیث وسیرت میں واقعہ مشہور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خیبر کی ایک یہودی عورت کی

---

(۲۹) قرطبی ۳/۶/۳۰۔۳۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طرف سے ہدیہ دی گئی زہریلی بکری کا گوشت کھایا تھا۔ (۳۰)

ابوداؤد و مسند احمد میں ہے کہ آپ ﷺ نے عیسائی ممالک سے لایا گیا پنیر کھایا۔ (۳۱)

مسند احمد میں ایک واقعہ یہ بھی مذکور ہے:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے جو کی روٹی اور بدلی ہوئی ہوا والا روغنی سالن تیار کر کے نبی ﷺ کی دعوت کی تو آپ ﷺ نے اس کی دعوت قبول فرمائی''۔ (۳۲)

سنن دارقطنی میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکور ہے کہ انہوں نے ایک عیسائی گھر کے برتن سے وضو کیا، چنانچہ حضرت زید بن اسلم اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ جب ہم شام میں تھے تو میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لیئے پانی لایا، جس سے انہوں نے وضو کیا۔ وضو کر چکے تو پُوچھا یہ پانی کہاں سے لائے ہو؟ میں نے اس سے اچھا اور عمدہ پانی کہیں نہیں دیکھا، کہتے ہیں کہ میں نے بتایا کہ مَیں ایک بُوڑھی عیسائی عورت کے گھر سے یہ پانی لایا ہوں، چنانچہ جب وہ وُضو سے فارغ ہوئے تو اس بوڑھی عورت کے پاس تشریف لائے اور ان سے مخاطب ہوکر گویا ہُوئے:

((أَيَّتُهَا الْعَجُوزُ أَسْلِمِي تَسْلَمِيْ، بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّداً ﷺ بِالْحَقِّ)).

''اے بوڑھی عورت! اسلام لے آؤ، سلامتی پاؤ گی، اللہ تعالیٰ نے

---

(۳۰) بخاری کتاب الهبة باب، قبول الهدية من المشركين۔

(۳۱) نیل الاوطار ۲۱/۱۔

(۳۲) نیل الاوطار ۲۱/۱۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔"
اس عورت نے اپنا سر کھولا جو کہ بڑھاپے سے پُوری طرح سفید ہو چکا تھا۔ اور کہنے لگی، میں بہت بوڑھی عمر والی ہُوں، اب تو میں مرنے جا رہی ہوں۔ یہ سُن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اشْهَدْ. (۳۳) "اے اللہ گواہ رہنا۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک عیسائی عورت کے برتن سے لائے گئے پانی کے ساتھ وضو کا ذکر امام المحدثین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ نے بھی کیا ہے۔ (۳۴)

غیر اہل کتاب کفّار و مشرکین کا جھوٹھا

جہاں تک غیر اہلِ کتاب کفّار و مشرکین کے جھوٹھے کا تعلق ہے تو اسے بھی جائز قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ صحیح بخاری و مسلم سمیت دیگر کتبِ حدیث میں یہ واقعہ مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک مشرک عورت کے مشکیزے سے وضو فرمایا تھا۔ (۳۵)

امام قرطبیؒ لکھتے ہیں کہ کفّار و مشرکین جو اہلِ کتاب نہیں، ان کا پکایا ہوا کھانا کھانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ کھانا از قسم گوشت نہ ہو، جیسے کہ انہوں

---

(۳۳) بحوالہ قرطبی ۷/۱۳/۴۴۔

(۳۴) بخاری مع الفتح ۱/۲۹۸ تعلیقاً، ووصلہٗ سعید وعبدالرزاق وصححہٗ الحافظ ۱/۲۹۹۔

(۳۵) بلوغ المرام ابن حجر مع السبل ۱/۷۱، نیل الاوطار ۱/۲۱، التجرید الصریح ۱/۳۷۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے خود کاٹا ہو، کیونکہ غیر اہل کتاب کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔ (۳۶)

دوسرے عام کھانے کے پاک وحلال ہونے پر اکثر علماء کا اتفاق ہے بشرطیکہ وہ کسی حرام چیز پر مشتمل نہ ہو، اور جس برتن میں اسے پکایا اور رکھا گیا ہو وہ بھی ظاہری نجاست سے پاک ہو۔

فقہ حنفی کی معتبر کتب میں بھی کفار کے جھوٹھے کو پاک قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری جس کا عربی ترجمہ الفتاوی الھندیه کے نام سے مصر سے شائع ہوا ہے۔ اس کی جلد اوّل ص ۲۲ پر مذکور ہے:

(سُؤْرُ الْآدمِيِّ طَاهِرٌ، وَيَدْخُلُ فِيْهِ الْجُنُبُ والْحائِضُ وَالنُّفَسَآءُ وَالْكَافِرُ.)

''بنی آدم کا جھوٹھا پاک ہے اور اس حکم میں جنبی مرد وزن اور حیض ونفاس والی عورتیں اور کافر سب شامل ہیں۔''

دُرِّ مختار میں ہے:

(فَسُؤْرُ الْآدَمِيِّ مُطْلَقًا وَلَوْ جُنُباً أَوْ كَافِراً طَاهِرٌ.)(۳۷)

''بنی آدم کا جھوٹھا مطلقاً پاک ہے، چاہے وہ جنبی ہو یا کافر۔''

---

(۳٦) قرطبی ۳/٦/۷۷۔۷۸۔

(۳۷) دُرِ مختار علیٰ ھامش ردّ المحتار ۱/۱٤۸۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اہلِ کتاب وغیر اہلِ کتاب کفّار ومُشرکین کے برتنوں کا حُکم

① پہلا قول اور اس کے دلائل:

اہل کتاب وغیر اہل کتاب کفار ومشرکین کے برتنوں میں کھانا کھالینے کی بھی شرعاً کوئی ممانعت نہیں، کتاب اللہ اور کسی صحیح وصریح حدیثِ رسول ﷺ سے اس کی حرمت ثابت نہیں ہے، بلکہ بخاری شریف کِتَابُ الْهِبَةِ، بَابُ قُبُوْلِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ میں چار احادیث ہیں جن میں سے ایک میں وہ واقعہ بھی ہے جو ہم نے سابقہ سطور میں ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک یہودی عورت کی پیش کردہ زہر آلود بکری قبول کی اور اسے تناول فرمایا،،۔ اور صحیح بخاری ومسلم میں مذکور ہے کہ نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک مشرکہ عورت کے مشکیزے سے وضو کیا،،۔

ابوداؤد ومسند احمد اور اسی معنیٰ میں ابن ابی شیبہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنُصِيْبُ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَسْقِيَتِهِمْ فَنَسْتَمْتِعُ بِهَا، فَلَا يَعِيْبُ ذَالِكَ عَلَيْهِمْ.))(۳۸)

''ہم نبی ﷺ کی معیت میں غزوات پر نکلا کرتے تھے۔ اور اس دوران مشرکین کے کھانے اور پینے کے برتن ہمارے ہاتھ لگتے۔ ہم ان

(۳۸) صحیح ابی داؤد حدیث ۳۲۵۱، نیل الاوطار ۱/۲۱

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

برتنوں کو استعمال میں لاتے اور نبی ﷺ، صحابہ رضی اللہ عنہم پر کوئی عیب نہیں لگاتے تھے۔''

مسند بزار میں ہے:

((فَنَغسِلُهَا وَنَأکُلُ فِیهَا۔))(۳۹)

''ہم انہیں دھوتے اور ان میں کھاتے۔''

ہاں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی کافر و مشرک اپنے ہاں خنزیر پکاتا اور شراب پیتا ہے تو ایسے برتنوں کو دھولینا چاہیے، تب وہ بھی قابلِ استعمال ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا:

((إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ ؟))

''ہم اہلِ کتاب لوگوں کے ملک (یا علاقے) میں رہتے ہیں، کیا ہم اُن کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟''

اس پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنْ وَجَدتُّمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوْا فِيْهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا۔))(۴۰)

''اگر تمہیں دوسرے برتن ملیں تو پھر ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ، اور اگر دُوسرے نہ ملیں تو انہیں ہی دھولو اور اُن ہی میں کھالو۔''

ابوداؤد و مسند احمد میں ہے:

((إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَإِنَّهُمْ يَأْكُلُوْنَ لَحْمَ

---

(۳۹) فتح الباری ۶۲۳/۹۔

(۴۰) التجرید الصریح ۱/۲/۱۳۹۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الْخنزير ويشربون الخمر فكيف نصنع بآنيتهم وقدورهم؟))

"ہمارا علاقہ اہل کتاب کا علاقہ ہے اور وہ خنزیر کھاتے ہیں۔ اور شراب پیتے ہیں۔ ہم ان کے برتنوں اور ہنڈیوں کا کیا کریں؟"۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

((فإنْ لَمْ تجدُوْا غيرها فارْحضُوْها بالْماءِ واطْبخُوْا فيها واشْربُوْا.))(۴۱)

"اگر تمہیں کوئی دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں پانی سے دھولو، اوران کی ہنڈیوں میں سالن پکاؤ اور برتنوں میں پانی پیو۔"

ترمذی میں ہے:

((سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ.))

"نبی اکرم ﷺ سے آتش پرست مجوسیوں کی ہنڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا۔"

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أنْقُوْهَا غُسْلاً وَاطْبَخُوْا فِيْهَا.))(۴۲)

"اُنہیں دھو کر صاف کرلو، اوران میں اپنا کھانا پکاؤ۔"

مسند احمد کا واقعہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ

"کفار کے برتن سے کھانا کھایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ خود نبی ﷺ نے

(٤١) صحيح سنن ابي داؤد ٣٣٥٢، صحيح سنن الترمذى حديث ١٤٦٨۔

(٤٢) فتح البارى ٩/٢٢٢۔٢٢٣، و البخارى، كتاب الذبائح، باب آنية المجوس، وصحيح سنن الترمذى حديث ١٤٦٧۔نيل الاوطار ١/٢١

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک یہودی کی دعوت قبول کی جس میں اس نے جو کی روٹی اور بدلی ہوئی بو والا روغنی سالن تیار کیا تھا''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ والا واقعہ بھی ہے کہ ''انہوں نے ایک عیسائی عورت کے برتن سے وضو کیا تھا''۔

ان تمام واقعات سے غیر مسلموں کے برتنوں کے استعمال کا جواز نکلتا ہے۔ البتہ بعض اہل علم نے غیر اہلِ کتاب اور وہ اہلِ کتاب جو خنزیر کھاتے ہیں۔ ان کے برتنوں کو تو دھوئے بغیر استعمال کرنے سے مطلقاً منع کیا ہے۔ اور جو اہلِ کتاب ایسا نہ کرتے ہوں، ان کے برتنوں کو دھوئے بغیر بھی استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ تاکہ دونوں طرح کی احادیث میں مطابقت پیدا ہو جائے۔ اور بعض علماء کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ غیر مسلم چاہے کوئی ہو، ان کے برتنوں کو دھو ہی لیا جائے۔

کیونکہ ترمذی، نسائی، مسندِ احمد، مستدرک حاکم اور صحیح ابنِ حبان میں حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ ارشاد حفظ کیا ہے:

((دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ.))(۴۳)

''مشکوک چیز کو چھوڑ کر غیر مشکوک کو اختیار کر لو۔''

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ مشرکین کے برتنوں میں انہیں دھوئے بغیر کھانا پینا مکروہ ہے لیکن اگر کوئی کھا پی لیتا ہے تو یہ حرام بھی نہیں ہے۔ اور یہ تب ہے جب برتنوں کی نجاستِ ظاہری کا علم نہ ہو، اور اگر ان میں نجاست لگی معلوم ہو جائے تو پھر انہیں دھوئے بغیر ان میں کھانا جائز نہیں۔ (۴۴)

---

(۴۳) صحیح الترمذی ۲۰۴۵، صحیح سنن النسائی ۵۲۶۹۔ نیل الاوطار ۲۲/۱، صحیح الجامع حدیث ۳۳۷۷

(۴۴) الفتاوی الهندیه المعروف فتاوی عالمگیری ۳۴۷/۵، طبع مصر۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

② دُوسرا قول اور اس کے دلائل:

غیر مسلم کے جُھوٹھے کے بارے میں دُوسرا قول بعض اہلِ ظاہر کا ہے کہ غیر مسلموں کا جُھوٹھا ناپاک ونجس ہے۔حتیٰ کہ وہ خود بھی ناپاک ونجس ہوتے ہیں۔

اُن کا استدلال ایک قرآنی آیت اور بعض احادیث نبویہ ﷺ سے ہے:

❶ ان کی پہلی دلیل سُورۂ توبہ کی آیت ۲۸ ہے، جس میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ آمَنُوٓا۟ إِنَّمَا ٱلْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا۟ ٱلْمَسْجِدَ ٱلْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَـٰذَا ﴾.

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، سوائے اس کے نہیں کہ مشرک ناپاک ہیں۔پس اس سال کے بعد وہ مسجدِ حرام کے قریب نہ پھٹکیں''۔

اس آیت کے ظاہری الفاظ سے مشرکین کے نجس وناپاک ہونے اور ان کے جھوٹھے کے بھی ناپاک ہونے کی دلیل لی گئی ہے۔

❷ اس قول والوں کی دُوسری دلیل بخاری ومسلم اور دیگر کتبِ حدیث میں مذکور ایک ارشادِ نبوی ﷺ کا منطوق نہیں بلکہ مفہوم ہے جس میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ.))(۴۵)

''مؤمن نجس وناپاک نہیں ہوتا۔''

اور دوسری روایت میں ہے:

((إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ.))(۴۶)

---

(۴۵) صحیح بخاری مع فتح الباری ۱/ ۴۶۶، صحیح مسلم مع شرحہ للنووی ۲/ ۴/ ۶۵۔

(۴۶) صحیح مسلم مع شرحہ للنووی ۲/ ۴/ ۶۵۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''مسلمان ناپاک ونجس نہیں ہوتا۔''

کفار ومشرکین کے جھوٹھے کو ناپاک کہنے والوں نے اس سے یوں دلیل لی ہے کہ نبی ﷺ نے مؤمن ومسلم کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ کبھی بھی ناپاک ونجس نہیں ہوتا۔ تو اس کا مفہوم مخالف یہ ہوا کہ مومن ومسلم کو چھوڑ کر تمام غیر مسلم اہل کتاب وغیر دیگر کفار ومشرکین نجس وناپاک ہیں، اور ان کا جھوٹھا بھی نجس وناپاک ہے۔

③ تیسری دلیل وہ حدیث ہے جو بخاری ومسلم، ابوداؤد وترمذی اور مسند احمد میں ہے جس میں حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے استفسار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم اہلِ کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں۔ کیا ہم ان کے برتنوں میں کھالیں؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ

''اگر تمہیں دوسرے برتن ملیں تو ان برتنوں میں نہ کھاؤ، اور اگر دوسرے نہ ملیں تو پھر انہیں دھولو اور انہی میں کھالو۔''

اور ابوداؤد ومسند احمد کے الفاظ میں یہ بھی مذکور ہے کہ

''وہ خنزیر کھاتے اور شراب پیتے ہیں''۔

اس حدیث سے یوں استدلال کیا جاتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نجس وناپاک سمجھا۔ اس لیئے ان کے برتن دھوکر استعمال کرنے کا حکم فرمایا۔ لہذا عمر بن عبدالعزیز اور حسن بصری رحمہما اللہ انہیں نجس عین قرار دیتے تھے۔ اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تو ان کے معاملہ میں یہاں تک کہا کرتے تھے:

(مَنْ صَافحهُمْ فَلْيتوضَّأْ.)

''جو شخص ان سے مصافحہ کرے وہ بعد میں وضوء کرے۔''(۴۷)

---

(۴۷) ابن کثیر ۲/۳۴۶، زاد المسیر ۳/۴۱۷، قرطبی ۴/۸/۱۰۳۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

4 ان کی چوتھی دلیل وہ واقعہ ہے کہ جب نبی ﷺ نے بنی ثقیف کے وفد کو مسجد میں بٹھایا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا تھا:

((قَوْمٌ أَنْجَاسٌ))(۴۸) ''یہ تو نجس لوگ ہیں۔''

تو نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اس قول کی تردید نہیں کی تھی جو ان کے واقعی نجس ہونے کی دلیل ہے۔

دَورِ حاضر کے معروف عالم اور انجمن خدام القرآن لاہور پاکستان کے مؤسّس و امیر جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے دورۂ سعودی عرب کے دَوران الخبر پاکستانی سکول میں قومی و ملّی مسائل پر گفتگو کی رپورٹ ۱۹۔ نومبر ۱۹۸۵ء کے نوائے وقت کراچی میں نشر ہوئی، اور وہی رپورٹ نوائے وقت کے حوالے سے موصوف نے اپنے پرچہ ماہنامہ ''میثاق'' لاہور کے شمارہ ماہ فروری ۱۹۸۶ء میں شائع کی جس میں غیر مسلموں کے جُھوٹھے کے سلسلے میں اسی ظاہری نقطۂ نظر (کہ غیر مسلموں کا جھوٹھا ناپاک و نجس ہے اس لیئے کہ وہ خود بھی ناپاک و نجس ہوتے ہیں) کو ہی اختیار کیا گیا تھا۔ جس پر ہمارے ایک فاضل دوست جناب غازی عزیر (مقیم الجبیل، سعودی عرب) نے تعاقب کیا، اور ڈاکٹر صاحب نے اس تعاقبی مضمون کو میثاق ماہ ستمبر ۱۹۸۶ء کے شمارہ میں شائع کردیا جو اُن کی وسعتِ ظرفی اور جذبہءِ قبولِ حق کی دلیل ہے۔ اور موصوف کا اپنی سابقہ رائے سے رجُوع کا ثبوت بھی۔

جزاهما الله خيراً والحق أحق أن يتبع

---

(۴۸) نیل الاوطار ۱/ ۲۰۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ان دلائل کا جائزہ

① پہلی دلیل:

اب آیئے ان چاروں دلائل کا جائزہ لیں۔ جو بعض اہلِ ظاہر کے ہیں۔ ان کی پہلی دلیل وہ ہے جو سُورۃ توبہ کی آیت ۲۸ سے لی گئی ہے کہ مشرکین نجس ہیں۔

جائزہ:

اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ یہ بات متفق علیہ نہیں کہ وہ ذات اور جسم و بدن کے لحاظ سے ناپاک اور نجسِ عین ہیں۔ بلکہ اس آیت میں ان کے عقیدہ کی نجاست مُراد لی گئی ہے۔ جسے اعتقادی و معنوی نجاست کہا جائے گا ظاہری و حسّی نہیں۔ جیسا کہ تفسیر ابنِ کثیر میں ہے:

(أَمَّا نَجَاسَةُ بَدَنِهِ فَالْجُمْهُوْرُ عَلٰى أَنَّهُ لَيْسَ بِنَجِسِ الْبَدَنِ وَالذَّاتِ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَحَلَّ طَعَامَ أَهْلِ الْكِتَابِ.)(۴۹)

''مشرک کے بدن کی نجاست کے بارے میں جمہور اہلِ علم کا قول یہ ہے کہ ان کا بدن اور ذات نجس نہیں، کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے اُن کے کھانے کو حلال قرار دیا ہے۔''

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ نے زاد المسیر فی علم التفسیر میں اس سلسلہ میں تین اقوال نقل کیئے ہیں۔ اور ظاہریہ کے ساتھ ساتھ عمر بن عبدالعزیز وحسن بصری رحمہم اللہ کے قول کو چھوڑ کر دوسرے دونوں اقوال میں انہیں نجس عین قرار نہیں دیا گیا۔ (۵۰)

---

(۴۹) ابنِ کثیر ۳۴۶/۲۔

(۵۰) زاد المسیر امام ابن الجوزی ۴۱۷/۳ طبع بیروت۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تفسیر جلالین (علیٰ ھامش المصحف ،آیة التوبة ۲۴) میں بھی یہی مذکور ہے کہ مشرکین اپنی باطنی خباثت کے باعث نجس ہیں (نہ کہ ظاہری طور پر)۔ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے اس آیت کا ترجمہ یوں فرمایا ہے:

> ''مشرک لوگ (بوجہ عقائدِ خبیثہ) نرے ناپاک ہیں''۔

تو گویا ان کے نزدیک بھی مشرکین کی نجاست اعتقادی ہے ظاہری نہیں۔

تفہیم القرآن میں لکھا ہے:

> ''(مشرکین کے) ناپاک ہونے سے مُراد یہ نہیں ہے کہ وُہ خود ناپاک ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے اعتقادات، ان کے اخلاق، ان کے اعمال اور ان کے جاہلانہ طریقِ زندگی ناپاک ہیں۔''(۵۱)

ان تفسیری حوالوں کے علاوہ کتب فقہ وشُروحِ حدیث کا مطالعہ کریں تو بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نجاست سے اعتقادی نجاست ہی مُراد ہے۔ چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے:

> ''جمہور علماء کے نزدیک اس آیت سے مُراد یہ ہے کہ مشرکین اپنے عقائد میں نجس ہیں۔'' اور جمہور کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کی عورتوں سے نکاح کو مباح قرار دیا ہے۔ اور ایسا مسلمان مرد اپنی کتابیہ بیوی کے پسینہ سے نہیں بچ سکتا۔ مگر کتابیہ کا پسینہ لگنے سے کسی پر غسل واجب نہیں ہوتا جو ان کے نجسِ عین نہ ہونے کی دلیل ہے''۔(۵۲)

---

(۵۱) تفہیم القرآن مولانا مودودی ۱۸۷/۲ طبع ادارہ ترجمان لاهور و ترجمہ قرآن مولانا تھانوی، آیت مذکورہ۔

(۵۲) مختصراً از فتح الباری ۱/ ۳۹۰۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نیل الاوطار شرح منتقیٰ الاخبار میں امام شوکانی نے، عون المعبود شرح ابی داؤد میں علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ نے اور تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں علامہ عبدالرحمٰن مبارک پوریؒ نے، حضرت حسن بصریؒ کے مشرک سے مصافحہ کے بعد وضو کرنے کی رائے دینے کو مشرکین سے ان کے بعد واحتراز میں ایک مبالغہ آمیز فعل قرار دیا ہے۔ (۵۳)

الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں علامہ جزیریؒ نے لکھا ہے کہ ارشادِ الٰہی:
﴿اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ﴾ سے مراد ان کی معنوی نجاست ہے جس کا حکم شارح ﷺ نے بیان فرمادیا ہے۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ ان کی ذات وبدن (خنزیر کی طرح) نجسِ عین ہیں۔ (۵۴)

"المنار" میں مقبلی نے مذکورہ آیت سے کافر کی نجاست پر استدلال کرنے کو وہم قرار دیا ہے۔ (۵۵)

اہلِ علم کی ان تصریحات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ظاہریہ کی پہلی دلیل ہی کمزور ہے۔ اور سورۂ توبہ کی آیت ۲۸ میں مشرکین کی جو نجاست بیان ہوئی ہے وہ اعتقادی وحکمی نجاست ہے۔ ظاہری وحسّی یا جسمانی وبدنی نہیں۔

② دُوسری دلیل:

ان کی دوسری دلیل صحاح وسنن میں مذکور اس ارشادِ نبوی ﷺ کے مفہوم

---

(۵۳) عون المعبود شرح ابو داؤد علامہ شمس الحق عظیم آبادی ۹۲/۱ و ۲۸/۱ طبع قدیم دھلی وملتان، تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی علامہ عبدالرحمن مبارکپوری طبع قدیم ۱۱۶/۱، نیل الاوطار ۲۰/۱۔

(۵٤) الفقہ علی المذاہب الاربعہ للجزیری ٦/۱۔ طبع بیروت۔

(۵۵) نیل الاوطار ۲۱/۱۔ طبع بیروت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مخالف سے ہے۔جس میں ہے:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ.)) (٥٦) ''مومن نجس نہیں ہوتا۔''

اور ایک روایت میں:

((إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ.))(٥٧)

''مسلمان نجس نہیں ہوتا۔''

ان کے نزدیک آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ مومن نجس نہیں ہوتا۔ اس بات کا متقاضی ہے کہ غیر مؤمن وغیر مسلم نجس ہوتا ہے۔

جائزہ:

اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ اکثر علماءِ اصول کے نزدیک مفہومِ مخالف شرعی حجت ودلیل نہیں بن سکتا۔ اور شروحِ حدیث میں اس کا جواب جمہور اہلِ علم کی طرف سے یہ دیا گیا ہے کہ اس حدیثِ شریف سے مُراد یہ ہے کہ مومن ومسلم نجاست سے احتراز واجتناب کا عادی ہونے کی وجہ سے طاہر الاعضاء ہوتا ہے۔ مگر اس کے برعکس مشرک نجاستوں سے اتنا اجتناب وپرہیز نہیں کرتے جتنا کہ مومن ومسلمان کی شان ہے، لہٰذا وہ انہی عدمِ تحفظ کے اعتبار سے ان معنوں میں نجس ہیں۔ اور درحقیقت وہ معنوی واعتقادی طور پر ہی نجس ہیں، نہ کہ حسّی وجسمانی طور پر۔ آگے اہلِ کتاب کی عورتوں سے نکاح کے جواز کو اپنے اس

(٥٦) صحیح سنن ابی داؤد حدیث ٢١١-٢١٢، صحیح سنن الترمذی حدیث ١٠٥، صحیح سنن النسائی حدیث ٢٥٨، ٢٥٩، ٢٦٠، سنن ابن ماجہ ٥٣٤، ٥٣٥، مسند احمد ١/ ٢٣٥، ٣٨٤۔

(٥٧) صحیح سنن ابی داؤد حدیث ٢١١-٢١٢، صحیح سنن الترمذی حدیث ١٠٥، صحیح سنن النسائی حدیث ٢٥٨، ٢٥٩، ٢٦٠، سنن ابن ماجہ ٥٣٤، ٥٣٥، مسند احمد ١/ ٢٣٥، ٣٨٤۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جواب کی تقویت کے لیے پیش کیا گیا ہے۔

دلیلِ اوّل و دوم یعنی مذکورہ آیت اور مفہوم حدیث کا جمہور نے یہ جواب بھی دیا ہے کہ یہاں کفار و مشرکین کے عقائد و اعمال کی وجہ سے ان سے نفرت دلائی گئی ہے اور مجازی طور پر انہیں نجس کہا گیا ہے اور اس کے مجاز ہونے کا قرینہ یہ ہے کہ صحیحین میں نبی ﷺ کا مشرک عورت کے مشکیزہ سے وضو کرنا، یمامہ کے مشرک سردار ثمامہ بن اثال کو مسجدِ نبوی ﷺ کے ستون سے باندھنا اور خیبر کی یہودی عورت کی زہر آلود بکری کا گوشت کھانا ثابت ہے۔

ابوداؤد و مسند احمد میں بلادِ نصاریٰ سے لائے گئے پنیر کا کھانا، ایک یہودی کی دعوت پر جَو کی روٹی اور بدلی ہوئی بُو والا سالن کھانا بھی ثابت ہے۔ اور مسلمان کے لیے کتابیہ سے نکاح مباح ہے۔ جو ان کے نجسِ عین نہ ہونے، بلکہ انہیں مجازی طور پر نجس کہے جانے کا قرینہ ہیں۔ (۵۸)

③ تیسری دلیل:

ان کی تیسری دلیل بخاری و مسلم، ابوداؤد و ترمذی، اور مسند احمد میں مذکور وہ حدیث ہے جس میں حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے استفسار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم اہلِ کتاب کے علاقہ میں رہتے ہیں، کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا پی لیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر تمہیں دوسرے برتن مل جائیں، تو نہ کھاؤ پیو، اور اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو کھا پی لو۔ مگر انہیں پہلے دھو لو۔

اس حدیث سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے برتنوں میں دھوئے بغیر کھانے سے منع فرمایا تھا، جو ان کے نجس و ناپاک ہونے کی دلیل ہے۔

---

(۵۸) نیل الاوطار ۱/۲۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جائزہ:

اس کا جواب جمہور نے یہ دیا ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں ان کے برتن دھونے کا حکم اس لیۓ نہیں دیا تھا کہ یہ اُن کے جُھوٹھے ہیں، اور وہ نجس ہیں۔ لہذا یہ برتن بھی نجس ہیں۔ بلکہ آپ ﷺ نے انہیں برتنوں کو دھونے کا حکم اس لیۓ دیا تھا کہ وہ اپنے برتنوں میں خنزیر کا گوشت کھاتے اور شراب پیتے تھے۔ اور یہ دونوں چیزیں چونکہ حرام ہیں۔ اس لیۓ نبی ﷺ نے ان کے برتنوں کو دھونے کا حکم فرمایا تھا۔ جس کا ثبوت بخاری، ابوداؤد و ترمذی اور مسند احمد میں حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے اپنے بیان میں موجود ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

((إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَإِنَّهُمْ يَأْكُلُوْنَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَيَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَكَيْفَ نَصْنَعُ بِآنِيَتِهِمْ وَقُدُوْرِهِمْ؟))(۵۹)

''ہم اہلِ کتاب کے علاقہ میں رہتے ہیں اور وہ خنزیر کا گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں، ہم ان کے برتنوں اور ہنڈیوں کا کیا کریں؟''

تو نبی ﷺ نے انہیں دھوکر استعمال کرنے کا حکم فرمایا۔ اس طرح بات بالکل واضح ہوگئی کہ یہ دھونے کا حکم ان نجاستوں کی وجہ سے تھا نہ کہ اہلِ کتاب کے جُھوٹھے اور ان کے نجس ہونے کی وجہ سے۔ لہٰذا اس حدیث سے ان کا استدلال دُرست نہیں۔

اس دلیل کا دوسرا جواب یہ بھی ہے کہ اگر برتنوں کو دھونے کا حکم کفارِ اہل کتاب کے نجس عین ہونے کی وجہ سے ہوتا تو پھر نبی ﷺ اسے دُوسرے، برتنوں

---

(۵۹) التجرید الصریح ۱/۲/۱۳۹، صحیح ابی داؤد ۳۲۵۲، صحیح سنن الترمذی ۱۴۶۸۔ نیل الاوطار ۱/۲۱،

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کی عدم موجودگی کے ساتھ مشروط ہی نہ کرتے۔ کیونکہ جو برتن نجس ہو اس کی نجاست کا ازالہ کر دینے کے بعد اس میں اور دوسرے غیر نجس برتن میں تو کوئی فرق ہی نہیں رہتا، لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ حکم محض صفائی کے لیے تھا نہ کہ اُن کے نجس ہونے کی وجہ سے۔ (۶۰)

④ چوتھی دلیل:

نجس عین قرار دینے والوں کی چوتھی دلیل وہ واقعہ ہے کہ نبی ﷺ نے جب بنی ثقیف کا وفد مسجد میں بٹھایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یہ تو نجس لوگ ہیں۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے ان کے اس قول کو برقرار رکھا، تردید نہیں کی تھی۔

جائزہ:

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اگر اس واقعہ اور اس موقعہ پر نبی ﷺ کے ارشاد فرمائے ہوئے الفاظ پر غور کیا جائے تو نتیجہ یہ سامنے آتا ہے کہ وہ واقعہ نجس کہنے والوں کی دلیل بنتا تو کُجا، وہ تو ان کے خلاف دلیل بنتا ہے۔ اور وہ یوں کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا:

((قَوْمٌ أَنْجَاسٌ)) ''یہ نجس قوم کے لوگ ہیں۔''

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَيْسَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ أَنْجَاسِ الْقَوْمِ شَيْءٌ إِنَّمَا أَنْجَاسُ الْقَوْمِ عَلَى أَنْفُسِهِمْ.))

''قوم کی نجاست میں سے زمین پر کوئی چیز واقع نہیں ہو رہی بلکہ ان کی نجاست ان کے اپنے آپ پر ہی واقع ہو رہی ہے۔''

ان الفاظ پر غور کریں تو واضح ہو جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کی نجاست کو

---

(۶۰) نیل الاوطار ۱/ ۲۱۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ظاہری وحسی قرار نہیں دیا کہ جو زمین کو متاثر کرے۔ اور صحن مسجد کو نجس کرنے کا باعث ہو بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی نجاست ان کے نفسوں پر ہی ہے یعنی نجاست ان کے عقائد و اعمال کی نجاست ہے۔ جسے معنوی و اعتقادی نجاست کہا جاسکتا ہے، ظاہری وحسی نہیں۔

③ تیسرا قول:

کفار و مشرکین کے جُھوٹھے کے سلسلے میں تیسرا قول یہ ہے کہ وُہ مکرُوہ ہے اور بظاہر اس کے مکروہ ہونے کی رائے محض اس لیئے ہے کہ ان کے جُھوٹھے کے پاک اور ناپاک ہونے میں دلائل متعارض ہیں۔ اور اس تعارضِ ادلّہ کے پیشِ نظر بعض اہلِ علم نے اسے نہ حرام کہا، نہ حلال بلکہ پاک و ناپاک کے درمیانی درجہ کو اختیار کرتے ہُوئے مکروہ قرار دے دیا ہے۔

نتیجہ:

اس طرح اب تک تینوں اقوال اور ان کے دلائل آپ کے سامنے آ گئے ہیں اور دلائل کی رُو سے تو جمہُور کا قولِ اوّل ہی اَولیٰ ہے۔ البتہ یہاں یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ کسی چیز کو حلال و پاک قرار دینے کا یہ معنیٰ بھی نہیں ہوتا کہ کسی کو اس کے کھانے پر ہی مجبور کیا جائے، بلکہ کئی چیزیں ایسی ہیں کہ بالاتفاق پاکیزہ وحلال ہیں مگر جب کسی کی طبیعت اسے کھانے پر تیار نہ ہو تو وہ اسے کھانے پر مجبور نہیں ہے اور نہ ہی اسے کھانے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔

گوہ کا گوشت:

اس بات کو اس مثال سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے کہ نبی ﷺ نے ضب یا گوہ کو حرام قرار نہیں دیا، مگر اسے کھایا بھی نہیں۔ اور صاف فرما دیا کہ اسے کھانے پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میری طبیعت تیار نہیں ہوتی۔ چنانچہ صحیح بخاری و مسلم، سنن اور دیگر کتب حدیث میں اس بات کی تفصیل موجود ہے، مثلاً صحیح بخاری شریف میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا آکُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ.))(٦١)

''میں اسے نہیں کھاتا اور نہ ہی میں اسے حرام قرار دیتا ہوں۔''

ایسے ہی صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت خالد بن ولید سیف اللہ رضی اللہ عنہ، ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کے گھر گئے جو کہ ان کی خالہ تھیں، نبی ﷺ (اور ان دونوں) کے سامنے گوہ کا بھُونا ہوا گوشت رکھا گیا۔ اور آپ ﷺ کی کسی زوجۂ محترمہ نے بتایا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے تو آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک کھینچ لیا جو کہ کھانے کے لیۓ آگے بڑھایا تھا۔ آپ ﷺ سے پُوچھا گیا کہ ''اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ حرام ہے؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا، وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ.))(٦٢)

''نہیں (حرام تو نہیں) لیکن یہ میری قوم کے علاقہ (یعنی مکّہ) میں نہیں پائی جاتی، لہٰذا میری طبیعت اسے کھانے پر تیار نہیں ہوتی۔''

حضرت خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں کھانے لگا اور نبی اکرم ﷺ (مجھے کھاتے) دیکھ رہے تھے۔''

یزید بن اصم کی روایت صحیح مسلم میں ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ

(٦١) صحیح بخاری مترجم اردو ٢٥٩/٣، مسلم ٩٧/١٣، صحیح سنن الترمذی حدیث ١٤٦٢، صحیح سنن النسائی ٤٠٢٤۔

(٦٢) بخاری مترجم اردو ٢٥٩/٣، مسلم مع النووی ٩٩/١٣۔١٠٠، صحیح سنن ابی داؤد حدیث ٣٢٢٢، صحیح سنن النسائی ٢٦٤٠، سنن ابن ماجہ ٣٢٤١۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((کُلُوْا وَاَطْعِمُوْا فَاِنَّهٗ حَلَالٌ۔ اَوْ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهٖ۔ وَلٰکِنَّهٗ لَیْسَ طَعَامِیْ.))(٦٣)

''کھاؤ اور کھلاؤ، یہ حلال ہے۔ یا پھر فرمایا کہ (اس کے کھانے میں) کوئی حرج نہیں، لیکن یہ میرا کھانا نہیں ہے۔''

بعض روایات کی بناء پر احناف کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔ جبکہ معروف حنفی محدث امام طحاویؒ نے صحاح وسنن کی مذکورہ عدمِ کراہت بلکہ صریح جواز کے مفہوم والی احادیث وآثار نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

((فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِاَکْلِ الضَّبِّ وَبِهٖ اَقُوْلُ.))(٦٤)

''ان احادیث سے ثابت ہوا کہ گوہ کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں اور میں اسے ہی اختیار کرتا (اور فتویٰ دیتا) ہوں۔''

بہر حال یہ ایک ضمنی بات تھی، غرض صرف یہ ہے کہ کفّار کا جھوٹھا کھانے یا پینے کو جی نہ چاہے تو مجبوری بھی نہیں۔ مگر دلائل کی رُو سے وہ ممنوع ومکروہ اور حرام بھی ثابت نہیں ہوتا۔

موجودہ حالات میں زیادہ سے زیادہ مکروہِ تنزیہی کہا جاسکتا ہے کہ اس سے بچا جاسکے تو بہتر کیونکہ وہ ظاہری وحسّی نہ سہی، اعتقادی ومعنوی طور پر تو نجس ہوتے ہی ہیں۔ اور ان میں سے کتنے ہی لوگ خنزیر بھی کھاتے اور اکثر شراب پیتے ہیں۔ تو ان لوگوں کے جھوٹھے سے پرہیز ہی اَولیٰ ہے۔ (٦٥)

(٦٣) صحیح مسلم مع النووی ١٣/٩٨ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

(٦٤) فتح الباری ٩/٦٦٦ للتفصیل بخاری وفتح الباری ٩/ ٦٦٢۔٦٦٧۔

(٦٥) دیکھیئے: جدید فقہی مسائل از مولانا خالد سیف اللہ ص ٣٦۔٣٧۔ طبع حیدر آباد۔ انڈیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کفّار و مسلمین کے باہمی تعلّقات کی نوعیّتیں

ہمیں سعودی عرب، اور دیگر ممالک میں ایسا معاشرہ میسّر ہے کہ جس کے افراد میں مسلم و غیر مسلم ہر قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اور غیر مسلم افراد میں سے اہلِ کتاب یا یہود و نصاریٰ کے علاوہ بھی مختلف مذاہب سے تعلّق رکھنے والے لوگ ہیں۔ مثلاً ہندو، سکھ، مرزائی یا قادیانی، بدھسٹ یا بُدھ مت اور خالقِ ارض وسماء کے مُنکر و ملحد اور اس کی عبادت کے ساتھ ساتھ انبیاء و صالحین یا اپنے بزرگوں کی پرستش کرنے والے مشرک۔

ان تمام انواع و اقسام کے لوگوں کے ساتھ مسلمانوں کو کِس قسم کے تعلّقات رکھنے چاہئیں؟ ان تعلّقات کی کیا کیا نوعیتیں ہیں؟ اور ان میں سے کون کون سی نوعیّت کن حُدود و قیود کے ساتھ جائز ہے اور کون سی ناجائز؟ جو جائز ہے وہ کیوں؟ اور جو ناجائز ہے وہ کِس لیۓ؟

یہ ایک نہایت اہم موضوع ہے اور ہر مسلمان کا مسئلہ ہے۔ اور جس طرح یہاں ہمیں درپیش ہے ایسے ہی دیگر ممالک حتیٰ کہ ہمارے اپنے ملکوں میں بھی موجود ہے۔ مثلاً پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے، مگر وہاں غیر مسلم بھی موجود ہیں۔ انڈیا ایک غیر مسلم حکومت ہے لیکن وہاں کروڑوں کی تعداد میں مسلمان بھی بستے ہیں۔ بنگلہ دیش، نیپال اور بَرما میں بھی مخلوط معاشرہ ہے۔

ہمارے ان عرب مشرقی ممالک کے افرادِ معاشرہ کی طرح ہی یہ مسئلہ یورپی ممالک اور امریکہ و کینیڈا میں رہنے والے لوگوں کو بھی درپیش ہے۔ کیونکہ ان علاقوں میں بھی تارکینِ وطن بکثرت موجود ہیں اور ان کی اکثریت مسلمانوں پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مشتمل ہے۔ یہاں اور وہاں کے معاشرہ میں صرف اتنا فرق ہے کہ یہاں غیر مسلم لوگ اسلامی حکومت کے زیر سایہ ہیں اور وہاں کے مسلمان غیر مسلم حکومتوں کے زیرِ تسلط، الغرض یہ ایک عالمگیر مسئلہ ہے۔

قرآن کریم کی نظر میں:

آیئے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآنِ کریم کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں ہماری کیا راہنمائی فرمائی ہے؟

① سورۂ آلِ عمران، آیت: ۲۸ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ﴾۔

''مؤمن لوگ اہلِ ایمان کو چھوڑ کر کافروں (یا غیر مسلم افراد) کو اپنا رفیق اور یار و مددگار ہرگز نہ بنائیں، اور جو ایسا کرے گا (یعنی مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار سے دِلی محبت رکھے گا) اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں! یہ معاف ہے کہ ان کے ظلم سے بچنے کے لیے بظاہر ایسا طرزِ عمل اختیار کر جاؤ۔ مگر اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے''۔

امام ابن الجوزیؒ نے اپنی تفسیر میں اس آیت کے شانِ نزول کے بارے میں چار اقوال نقل کیے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ یہ آیت حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی جو کہ کفارِ مکہ کے ساتھ اپنی محبت ظاہر کرتے تھے۔ اور اہلِ مکہ کے نام ان کا ایک خط بھی پکڑا گیا تھا۔(۶۶)

(۶۶) زاد المسیر ۱/۳۷۶، تفہیم القرآن ۱/۲۲۴۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے معاشرے میں مسلم و غیر مسلم کے تعلقات کی وضاحت کر دی ہے کہ اگر مسلم معاشرہ ہو اور کفار بھی ساتھ رہتے ہوں اور مسلم حکومت کے تابع ہوں، تو اس شکل میں مسلمانوں کو کفار کے ساتھ موالات اور دوستی و محبت نہیں رکھنی چاہیئے۔ اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو کہ حکومت غیر اسلامی ہو اور اسی کے زیرِ تسلّط مسلمان بھی رہتے ہوں اور مسلمانوں کو کفار کے ظلم و ستم کا اندیشہ ہو تو انہیں دِلی موالات و محبت تو نہیں، البتہ ظاہری دوستانہ رسم و راہ رکھنے کی اجازت ہے۔ مگر اسلام کے مشن، مسلمانوں کے مفادات اور جان و مال کو کسی قِسم کا نقصان پہنچانے کی نوبت نہ آئے، اور کفار و کفر کی کوئی ایسی خدمت بھی نہ کی جائے جس سے اسلام کے مقابلے میں کفر کو فروغ حاصل ہونے اور مسلمانوں پر کفّار کے غالب آ جانے کا امکان ہو۔ (٦٧)

یہ بھی یاد رہے کہ اہلِ علم نے کفّار و مشرکین، یہود و نصاریٰ اور ملحدین سے دوستی گانٹھنے اور انبیاء و صالحین کی پرستش جیسے ''شرک'' کا ارتکاب کرنے والے کی ہم نوائی کرنے کو ''کبیرہ گناہ'' شمار کیا ہے۔ (٦٨)

غیر مسلم افراد سے ترکِ موالات کا حکمِ الٰہی:

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ کریم میں بعض دیگر مقامات پر بھی اسی مضمون کو مختلف عنوانات کے تحت بیان فرمایا ہے:

② چنانچہ سورۂ نسآء آیت ۱۴۴ میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کے ذکر کے دوران ارشاد فرمایا ہے:

(٦٧) ترجمہ و حاشیہ مولانا مودودی، آیت مذکورہ۔

(٦٨) تطہیر الجنان ... علّامہ احمد بن حجر آف قطر (مترجم اردو) ص ٥٥ ملاحظہ فرمائیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْكَـٰفِرِينَ أَوْلِيَآءَ مِن دُونِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُوا۟ لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَـٰنًا مُّبِينًا ﴾۔

''اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر صریح حجت دے دو''۔

تفسیر ابن کثیر میں ابنِ ابی حاتم کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''قرآن کریم میں جہاں کہیں ایسی عبارتوں میں سلطان کا لفظ آیا ہے، وہاں اس سے مُراد حجّت ہے''۔ یعنی تم نے اگر مومنوں کو چھوڑ کر کفار سے دِلی دوستی کے تعلّقات پیدا کیے تو تمہارا یہ فِعل اس امر کا کافی ثبوت اور پوری دلیل ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سزا دے۔ (۶۹)

③ سورۂ مائدہ کی آیت ۵۱ میں کفّار میں سے یہود و نصاریٰ کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْيَهُودَ وَٱلنَّصَـٰرَىٰٓ أَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُۥ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّـٰلِمِينَ ﴾۔

''اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دِلی رفیق نہ بناؤ، یہ تو آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے، تو خود اس کا شمار بھی پھر انہی میں سے ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہِ راست نہیں دکھاتا''۔ (۷۰)

---

(۶۹) تفسیر ابن کثیر اردو ۱/۷۰۰۔

(۷۰) اس سے اگلی دو آیتوں ۵۲ اور ۵۳ کا ترجمہ بھی ساتھ پڑھ لیں تو مزید فائدہ ہوگا۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

④ آگے اسی سورۂ مائدہ کی آیت ۵۷۔۵۸ میں فرمایا ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ○ وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ○ ﴾.

''اے ایمان والو! تمہارے پیش رو اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو مذاق اور تفریح کا سامان بنالیا ہے۔ انہیں اور دوسرے کافروں کو اپنا دوست و رفیق نہ بناؤ اگر تم سچے مومن ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اور جب تم نماز کے لیے منادی کرتے ہو، تو وہ اس کا مذاق اُڑاتے اور اسے ہنسی کھیل ٹھہرا لیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عقل نہیں رکھتے''۔

یعنی اذان کی آواز سُن کر اس کی نقلیں اتارتے اور اس پر آوازے کستے ہیں جو محض ان کی بے عقلی کا نتیجہ ہے۔ ورنہ مذہبی اختلافات کے باوجود آخر کون معقول آدمی یہ پسند کرسکتا ہے کہ جب کوئی گروہ اللہ کی عبادت کے لیے منادی کرے تو ایسی خفیف حرکات سے اس کا مذاق اُڑایا جائے۔ (۷۱)

کفار کا اذان کی آواز پر نقلیں اتارنا، آوازے کسنا اور تمسخر کے لیے کچھ نہ کچھ کہنا محض خیال آرائی نہیں بلکہ عین حقیقت ہے جیسا کہ حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ اور دوسرے مفسّرین نے اپنی تفسیر میں ایک نصرانی اور آگے چل کر ابوسفیان بن حرب، عتاب بن اسید اور حارث بن ہشام کے واقعات نقل کیے ہیں۔ (۷۲)

---

(۷۱) تفہیم القرآن بتصرّف ۱/۴۸۳۔

(۷۲) دیکھیے: ابن کثیر أردو ۱/۸۱۶، زاد المسیر ۲/۳۸۵۔۳۸۶، والقرطبی ۳/۶/۲۲۴۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امام شوکانی رحمۃ اللہ نے تو اپنی تفسیر فتح القدیر میں لکھا ہے:

''اس آیت کی رو سے اُن اہلِ بدعت سے دوستی رکھنا بھی حرام ہے جنہوں نے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے۔ کیونکہ ان میں بھی وہی وصف پایا جاتا ہے تو لازماً ان کا حکم بھی وہی ہونا چاہیئے جو اہلِ کتاب کا ہے۔(۷۳)

⑤ سورۂ توبہ، آیت: ۲۳ میں تو اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر کسی کے ماں باپ اور بھائی بہن بھی کفر پر مُصر ہوں تو ان کے ساتھ بھی دِلی محبت کا تعلق نہیں رہنا چاہیئے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوٓا۟ ءَابَآءَكُمْ وَإِخْوَٰنَكُمْ إِنِ ٱسْتَحَبُّوا۟ ٱلْكُفْرَ عَلَى ٱلْإِيمَـٰنِ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّـٰلِمُونَ ﴾

''اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور بھائی بھی ایمان پر کفر کو ترجیح دیں تو انہیں بھی دِلی دوست یا رفیق نہ بناؤ۔ اور تم میں سے جو ان کو رفیق بنائیں گے وہی ظالم ہوں گے''۔

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّـٰلِمُونَ ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرمائی ہے:

(هُوَ مُشْرِكٌ مِثْلَهُمْ لِأَنَّ مَنْ رَضِيَ بِالشِّرْكِ فَهُوَ مُشْرِكٌ.)

''وہ (جو اپنے کافر اقرباء کو اپنا دِلی دوست بنائے) ان کی طرح ہی مشرک ہے، کیونکہ جو شخص شرک کو پسند کرے وہ مشرک ہے''۔

(۷۳) فوائد سلفیہ المسمّی بہ اشرف الحواشی مولانا محمد عبدہ الفلاح ،ص ۱۴۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم قرابت داروں سے ترکِ محبت:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے غیر مسلم کفار سے ترکِ محبت اور ترکِ موالات کا حکم فرمایا ہے۔ یہ حکم نہ صرف یہ کہ اجنبی کفار کے ساتھ خاص ہے، بلکہ اگر کسی کے ماں باپ، اولاد، بہن بھائی اور اہل خاندان بھی کفر پر مُصر ہوں تو ان کے لیئے بھی ترکِ موالات کا ہی حکم ہے۔

⑥ جیسا کہ سورۂ مجادلہ کی آیت ۲۲ میں اللہ تعالیٰ یوں بیان فرماتا ہے:

﴿ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ﴾.

''تم کبھی یہ نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اُن لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسُول (ﷺ) کی مخالفت کی ہے۔ خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے اہلِ خاندان''۔

⑦ اس کے بعد اسی آیت میں کفّار سے ترکِ محبت کو اللہ کی جماعت کے لوگوں اور مضبوط ایمان والوں کا وصف قرار دیتے ہُوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ﴾

''یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو ثبت کر دیا ہے۔ اور اپنی طرف سے ایک روح عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے۔ وہ ان کو ایسی جنّتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہریں بہتی ہوں گی۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہ اللہ کی جماعت کے لوگ ہیں۔ خبردار! آگاہ رہو کہ بیشک اللہ کی جماعت والے ہی نجات و فلاح پانے والے ہیں''۔

چند مثالیں:

کفر پر مُصِر والدین، بہن بھائیوں، اولاد اور اہلِ خاندان سے ترکِ محبت اور ترکِ موالات کوئی انہونی بات بھی نہیں بلکہ ہمارے اسلاف اور صحابۂ رسول ﷺ نے اس بات کی روشن مثالیں قائم فرمائی ہیں کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرنے اور اسلام قبول نہ کرنے والے قرابتداروں کو تہہِ تیغ کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا، کفر و اسلام کے مابین رونما ہونے والے پہلے معرکہ حق و باطل، غزوۂ بدر میں نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ''أمین هذه الأمة'' کا لقب پانے والے جلیل القدر صحابی حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی طرف سے شریکِ لشکر تھے جبکہ ان کے باپ نے لشکرِ کفر کی طرف سے شرکت کی، آمنا سامنا ہوا تو بیٹے نے باپ کا سر قلم کرنے میں ذرا تأمل نہیں کیا۔

حضرت سعید بن عبدالعزیز رحمۂ اللہ کے بقول سورۂ مجادلہ کی سابقہ آیت حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی شان میں ہی نازل ہوئی۔ اور امام قرطبی رحمۂ اللہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی جب انہوں نے غزوۂ بدر اور بقولِ بعض غزوۂ احد میں اپنے باپ کو قتل کیا جو مشرکین کی طرف سے شریک ہوا تھا۔ (۷۴)

---

(۷٤) قرطبی ۹/۱۷/۳۰۷۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبدالرحمن کے قتل کا ارادہ کیا تھا، اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبید کو قتل کیا تھا۔ حضرت عمر، حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم نے اپنے اپنے قریبی رشتہ داروں عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ کے سرتن سے جدا کیے تھے۔ (۷۵)

تبھی تو اس آیت میں مذکورہ بلند درجات پر فائز ہوئے تھے۔

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

⑧ اٹھائیسویں پارے کی سورۃ الممتحنہ کی پہلی ہی آیت میں اسی موضوع کے بارے میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ﴾.

''اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن (یعنی کفار) کو دوست مت بناؤ، تم ان سے دوستانہ میل جول رکھتے ہو، حالانکہ وہ تمہارے پاس آنے والے سچے دین (سچے کلام یعنی قرآن کریم) کو مانتے ہی نہیں ہیں۔''

اس آیت کے پس منظر میں بدری صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا قصہ ہے جو کتب تفسیر و حدیث میں مذکور ہے۔ صحیحین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے، زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو یہ فرماتے

(۷۵) زاد المسیر ۸/۱۹۸۔۱۹۹، ابن کثیر اردو ۵/۴۵۹، قرطبی ۹/۱۷/۳۰۷ تا ۳۰۹۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بھیجا کہ (مکہ مدینہ کے مابین) روضۂ خاخ تک جاؤ۔ وہاں ایک عورت تمہیں ملے گی جس کے پاس ایک خط ہے، وہ لے آؤ۔ ہم اس مقام پر پہنچے، اس عورت سے مطالبہ کیا تو اس نے پس و پیش کیا، مگر بالآخر خط دے دیا، خط نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا جو مشرکینِ مکہ کو نبیؑ اسلام ﷺ کے پروگرام سے باخبر کرنے کے لیے لکھا گیا تھا۔ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے جواب طلبی پر بتایا کہ اپنے اہل وعیال (جو مکہ میں تھے) کی خاطر مشرکین کی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے میں نے یہ کام کیا تھا۔ ورنہ میں نہ اسلام سے پھرا ہوں اور نہ ہی ان کفار کو دوست سمجھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''بے شک تو نے سچ کہا ہے۔''

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ نے گردن اُڑا دینے کی اجازت مانگی، مگر آپ ﷺ نے فرمایا:

''نہیں، یہ بدری ہے۔ اور بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم جو چاہو کرو تمہیں اللہ تعالیٰ نے معافی دی۔''

اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تھی اور یہ واقعہ صحیحین وسُننِ اربعہ (سوائے ابنِ ماجہ) اور صحیح ابن حبان وغیرہ سب میں موجود ہے۔ (۷۶)

(۷۶) مختصر ابن کثیر للرفاعی ٤/٢١٧۔٢١٨، قرطبی ٩/١٨/٥٠۔٥١۔٥٢، زاد المسیر ٨/٣٣٠۔٣٣١۔٣٣٢ الدر المنثور للسیوطی ٦/٢٠٢، بخاری شریف ٧/٤٠٠، ٨/٤٨٦، ومسلم شریف ٤: ١٩٤٣۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شُبہ و تعارض کا ازالہ
اور
موالات و مواسات کا فرق

اللہ تعالیٰ نے کفّار و مشرکین اور تمام غیر مسلم افراد کے ساتھ موالات یا دلی مودّت و محبت رکھنے سے مسلمانوں کو سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ اور یہ مضمون قرآنِ کریم کی متعدد آیات میں مجمل اور مفصّل بیان ہوا ہے۔

ان تصریحات کو پڑھنے یا سُننے کے بعد حقیقتِ حال سے ناواقف غیر مسلم لوگوں کو یہ شُبہ ہوسکتا ہے کہ مسلمانوں کے مذہب اسلام میں غیر مسلم افراد کے ساتھ کسی قسم کی رواداری اور تعلّق بلکہ حسنِ اخلاق کی بھی کوئی گنجائش نہیں۔ اور دوسری طرف ان آیات کو سامنے رکھتے ہُوئے جب کوئی مسلمان رسول اللہ ﷺ کی سیرتِ طیّبہ، آپ ﷺ کے اخلاقِ عالیہ اور غیر مسلموں کے ساتھ احسان وسلوک اور ہمدردی و غمخواری، ایسے ہی صحابہ وخلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم اور سلفِ اُمت کی غیر مسلموں سے ہمدردی و رواداری اور حسنِ سلوک کے واقعات پڑھے جن کی مثالیں اقوامِ عالم میں مِلنا مشکل ہیں، تو غیر مسلم بلکہ ایک سطحی نظر رکھنے والے مسلمان کو بھی قرآن وسنت کے احکام میں باہم تعارض وتصادم یا اختلاف محسُوس ہونے لگتا ہے، حالانکہ حقیقت میں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ یہ دونوں خیال ہی غلط اور قرآن وسنت کی حقیقی تعلیمات سے ناواقفیت یا ناقص تحقیق کا نتیجہ ہیں۔

اس نقطہ کو سمجھنے اور قرآن وسنت کی حقیقی تعلیمات معلوم کرنے کے لیئے سب سے پہلے یہ ضُروری ہے کہ دو شخصوں یا جماعتوں کے تعلّقات اور ان کے مختلف درجات کو مدِّ نظر رکھا جائے، موالات اور احسان وسلوک یا ہمدردی و رواداری کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرق اور ہر ایک کی حقیقت کو سمجھا جائے، اور پھر قرآن و سنت کی روشنی میں دیکھا جائے کہ ان میں سے کونسا درجہ جائز اور کونسا ناجائز ہے؟ اور جو ناجائز ہے اس کی کیا وجوہ بیان کی گئی ہیں؟ اگر اسی نہج پر سوچا جائے تو غیر مسلموں کے لیئے کوئی وجہ شکایت باقی نہیں رہتی اور نہ آیات و روایات میں ہی کسی قسم کا اختلاف رہ جاتا ہے۔ چنانچہ تفسیر معارف القرآن جلد دوم میں سورۂ آلِ عمران کی آیت ۲۸ کی تفسیر کے ضمن میں لکھا ہے:

''بات دراصل یہ ہے کہ دو جماعتوں یا دو شخصوں کے مابین باہمی تعلقات کے چار مختلف درجے ہوتے ہیں۔ پہلا موالات۔ دُوسرا مواسات۔ تیسرا مدارات اور چوتھا درجہ ہے معاملات''۔(۷۷)

موالات:

ان درجات میں سے جو پہلا درجہ موالات ہے اس کا معنیٰ ہے:

''کسی کے ساتھ دل کی گہرائی سے محبت و مودّت رکھنا''۔ اور یہ صرف مومنوں، مُسلمانوں کے ساتھ ہی خاص ہے۔ کسی غیر مومن و غیر مسلم کے ساتھ مسلمانوں کا یہ دِلی تعلّق کسی حال میں قطعاً جائز نہیں۔ اور قرآنِ کریم کی جتنی آیات ہم پیش کر چکے ہیں ان سے مُراد اسی تعلّقِ خاطر کی ممانعت ہے۔

مواسات:

باہمی تعلقات کی مختلف نوعیّتوں میں سے دُوسرا درجہ مواسات کا ہے جس کا معنیٰ ہے:

''ہمدردی و خیر خواہی اور نفع رسانی کا رویّہ اپنانا اور سُلوک کرنا''

(۷۷) معارف القرآن مفتی محمد شفیع ۲/ ۵۰۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اہلِ حرب یا مسلمانوں کے ساتھ برسرِ پیکار و جنگ کفّار و مشرکین کو چھوڑ کر باقی تمام غیر مسلموں کے ساتھ یہ تعلّق رکھنا جائز ہے، کیونکہ اٹھائیسویں پارے کی سورۃ الممتحنہ جس کی پہلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے غیر مسلموں کے ساتھ موالات یا دِلی تعلّقات استوار کرنے سے روکا ہے۔ اور مومنوں سے مخاطب ہو کر فرمایا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ﴾.

''اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دِلی دوست مت بناؤ کہ تم ان کو دوستی کے پیغام بھیجو، حالانکہ تمہارے پاس جو دین آچکا ہے وہ اس کے منکر ہیں''۔ (۷۸)

آپ ذرا اس ارشادِ الٰہی پر غور کریں، آپ کا ذہن تسلیم کرے گا اور خود ہی

---

(۷۸) یہاں ترکِ موالات کی وجہ دینِ حق کا انکار بتایا ہے۔ اور ساتھ ہی ان کے حربی ہونے کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ جیسا کہ اس آیت کے بقیہ کلمات سے معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهٰدًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَمَاۤ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ○﴾ (الممتحنہ آیت ۱)

''(وہ تو ایسے ظالم ہیں کہ) رسول کو اور تمہیں صرف اتنی سی بات پر کہ تم اپنے مالک اللہ پر ایمان لائے ہو، (مکّہ سے) نکال باہر کرتے ہیں۔ اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے کے لیۓ نکلے ہو اور میری خوشی و رضا چاہتے ہو (تو ان سے ہرگز دوستی نہ رکھو) تم چپکے سے ان سے دوستی رکھتے ہو (اور یہ نہیں جانتے کہ) میں تمہاری پوشیدہ اور کھلی باتوں سے خوب آگاہ ہوں اور تم سے جو کوئی ایسا کرے گا (کافروں سے دلی دوستی رکھے گا) وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہہ اُٹھے گا کہ واقعی کوئی بھی معقول شخص کسی ایسے انسان کو دِلی دوست نہیں بنا سکتا اور نہ ہی اس کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھا سکتا ہے جو اس کے اپنے دِینِ حق کا منکر ہو، مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایسے منکرینِ دینِ حق کے ساتھ بھی کلّی طور پر ترکِ تعلقات کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ اسی سورۃ الممتحنہ کی آیت:۸ میں اس کے ساتھ احسان وانصاف اور ہمدردی ورواداری کے سلوک کا حکم فرمایا۔ بشرطیکہ وہ حربی غیر مسلم نہ ہو، چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ٥﴾.

’’اللہ تمہیں اس بات سے نہیں روکتا کہ تم ان لوگوں کہ ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی اور تمہیں گھروں سے نہیں نکالا۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔‘‘

اور اس سے اگلی آیت:۱۰ میں اہلِ حرب کفّار سے موالات کے ساتھ ساتھ مواسات (یعنی احسان و ہمدردی کے سلوک) سے بھی منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَأَخْرَجُوْكُمْ مِنْ دِيٰرِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ٥﴾.

’’اللہ تو تم کو ان لوگوں کی دوستی کرنے سے منع کرتا ہے۔ جو دین کے بارے میں تم سے لڑے (مذہبی جنگ کی) اور انہوں نے تمہیں گھروں سے باہر نکال دیا۔ اور تمہارے نکالنے پر تمہارے دشمنوں کی مدد کی، اور جو لوگ ایسے لوگوں سے دوستی رکھیں، وہ گناہگار ہیں‘‘۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اوّل الذکر تعلّق (موالات) تو صرف اہلِ ایمان مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے۔ جب کہ یہ ثانی الذکر تعلّق (مواسات) صرف اہل حرب کفّار کو چھوڑ کر باقی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔

مدارات:

تعلقات کی ان چار قِسموں میں سے تیسرا درجہ مدارات کا ہے۔ جس کا معنیٰ ہے:

''باہمی خوش اخلاقی اور دوستانہ راہ درسم۔''

یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔ جبکہ اس کا بنیادی مقصد ان کو دینی اعتبار سے نفع پہنچانا اور اپنے قریب لانا ہو، تا کہ خوش گوار ماحول میں ان تک اسلام کا پیامِ امن پہنچایا جا سکے اور انہیں دینِ حق کی تبلیغ کی جا سکے۔ یا پھر ان میں سے کوئی شخص مہمان بَن کر آ جائے تو اس کے ساتھ خندہ روئی اور حسنِ اخلاق سے پیش آنا بھی اسلام کی ہمہ گیر تعلیمات کے منافی نہیں۔

ایسے ہی جہاں وہ غالب اکثریت والے ہوں اور ان کے شرّ یا ضرر رسانی کا خدشہ ہو تو وہاں بھی اپنے آپ کو اس خدشہ سے محفوظ رکھنے کے لیۓ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ محدود پیمانے پر خاطر و مدارات رکھنے کو جائز قرار دیا ہے۔ سورۂ آلِ عمران کی آیت ۲۸ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو چھوڑ کر کافروں سے دِلی محبت کی پینگیں بڑھانے والوں کو سختی سے منع کیا ہے۔ جس سے عدمِ موالات مُراد ہے۔ ساتھ ہی ارشاد فرمایا:

﴿ اِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقٰـةً ﴾

''سوائے اس کے کہ تم ان کے شَر سے اور ضَرر سے بچاؤ کے لیۓ ان کے ساتھ کچھ تعلّقات بحال رکھو''۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یہاں جن تعلّقات کو جائز قرار دیا گیا ہے ان سے یہی مدارات کا درجہ ہی مُراد ہے۔ اور چونکہ اس درجہ مدارات میں بھی دِلی موالات کی ہی ایک شکل پائی جاتی ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں کے دلوں میں اس مشابہت کی وجہ سے خلش پیدا ہو سکتی تھی، اس لیئے اللہ تعالیٰ نے اسی خلش کے سدِ باب کے لیئے اس کو موالات سے مستثنیٰ کر کے جائز قرار دے دیا ہے۔ اور تمام ادیانِ عالم میں سے صرف دینِ اسلام کو ہی یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو کسی بھی حالت میں کسی حرج میں مبتلا ہونے نہیں دیتا۔ اور نہ ہی اپنے پیروکاروں کو کسی کے ساتھ بداخلاقی و بدخوئی سے پیش آنے کی تعلیم دیتا ہے، بلکہ پیغمبرِ اسلام ﷺ نے جو جنگی ضابطے مقرّر کیئے ہیں انہیں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے تو عین میدانِ کارزار میں بھی کسی ایسے کام کی اجازت نہیں بخشی جو اخلاق و مَردانگی کے خلاف ہو۔

کفّار کے مقتولین کا مُثلہ نہ کرنا یا شکلیں بگاڑنے کے لیئے ان کے ناک، کان کاٹنے کی ممانعت، فصلیں برباد نہ کرنا اور باغات نہ جلانا اور نہ اُجاڑنا۔ ایسے ہی عورتوں اور بچّوں کو قتل نہ کہنے کے ضابطے نبیٔ اسلام ﷺ اور اہلِ اسلام کے کریمانہ اخلاق کا مُنہ بولتا ثبوت ہیں۔

معاملات:

تعلّقات کے مختلف چار دَرجوں میں سے چوتھا درجہ معاملات کا ہے جس کا معنیٰ ہے:

''باہمی تجارتی لین دین، اجرت و ملازمت اور صنعت و حرفت کے معاملات۔''

یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہیں۔ مگر ایک شرط کو پیشِ نظر رکھنا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہوگا کہ:

''ان معاملات سے مسلمانوں کے مفاد عامہ کو نقصان نہ پہنچتا ہو''۔

رسولِ کریم ﷺ، خلفاءِ راشدین اور عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا تعامل اس بات پر شاہد ہے۔ اور تمام فقہاء اسلام نے اسی بنا پر اہلِ حرب کفار کے ہاتھوں اسلحہ یا جنگی سامان فروخت کرنے کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اور باقی تجارت وغیرہ کی اجازت دی ہے۔ انہیں اپنے اداروں یا کارخانوں میں ملازم رکھنا یا خود ان کے یہاں ملازمت کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ ان امُور سے عام مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچتا ہو۔ (۷۹)

ان تفصیلات کو اگر سامنے رکھا جائے تو نہ غیر مسلموں کے لیۓ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف تنگ نظری یا عدمِ رواداری کی کوئی وجہٗ شکایت باقی رہتی ہے۔ اور نہ آیات وروایات میں کوئی تعارض یا اختلاف باقی رہتا ہے۔

اب رہی بات غیر مَردوں کو گھریلو امُور کے لیۓ ڈرائیور رکھنے، کسی غیر مسلم مَرد یا عورت کو کُک یا باورچی رکھنے یا کسی غیر مسلم کو بچّوں کی پرورش وتربیت کے لیۓ گورنس یا دایہ رکھنے کی؟

ان امُور میں مَرد و زن کے اختلاط کا تو کوئی علاج ہی نہیں جو کہ حرام و ناجائز ہے۔ اور اگر اس کے دیگر نتائج وعواقب پر غور کیا جائے تو ان افعال کے ناجائز ہونے میں کسی شُبہ کی بھی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

(۷۹) معارف القرآن ۲/ ۵۰۔۵۱ بتصرّف۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قرونِ اولیٰ میں مسلم و غیر مسلم خوشگوار تعلقات کی چند مثالیں

غیر مسلموں کے لیے ہمارے دینِ اسلام میں کتنی رواداری اور حسنِ سلوک کی تعلیم ہے، اِس بات کا اندازہ کرنا ہو تو ہمارے رسولِ رحمت ﷺ کی سیرتِ طیّبہ پر ایک نظر ڈال لیں، ساری شکایتیں دُور ہو جائیں گی۔ آپ ﷺ نے غیر مسلموں کے ساتھ جو احسان و ہمدردی اور خوش اخلاقی کے معاملات کیے ان کی دُنیا جہان میں نظیر ملنا مشکل ہے۔

(۱) ...... مکّہ مکرّمہ میں قحط پڑا تو جن دشمنوں نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے جانثاروں کو آبائی وطن چھوڑنے اور ملک بدر ہونے پر مجبور کیا تھا، ان کی خود امداد فرمائی۔

(۲) ...... پھر فتح مکّہ کے روز جب تمام دشمن آپ ﷺ کا اشارۂ ابرو ملنے پر گاجر مولی کی طرح کاٹے جا سکتے تھے، اس موقعہ پر بھی آپ ﷺ نے اپنی رحمۃ للعالمینی کا ثبوت دیتے ہوئے فرمایا:

((لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ.))(۸۰)

''آج (تمہیں صِرف معافی ہی نہیں دی جاتی بلکہ تمہارے پچھلے ظلم وستم اور تکالیف و ایذاءرسانی پر) ہم تمہیں کوئی ملامت بھی نہیں کرتے۔''

---

(۸۰) زاد المعاد ۲/ ۱۶۲ طبع قدیم و طبری کما في رحمة للعالمين للمنصور پوریؒ ۱/ ۱۲۰۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(۳) غیر مُسلم جنگی قیدی ہاتھ آئے تو ان کے ساتھ وُہ سلوک کیا کہ ہر شخص اپنی اولاد کے ساتھ بھی نہیں کرسکتا۔

(۴)...... کفّار و مشرکین اور منافقین نے آپ ﷺ کو طرح طرح کی ذہنی وجسمانی تکلیفیں پہنچائیں۔ مگر کبھی آپ ﷺ کا دستِ مبارک انتقام کے لیۓ نہ اُٹھا۔

(۵)...... بنوثقیف جو ابھی مسلمان بھی نہیں ہُوئے تھے ان کا وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہیں مسجدِ نبوی ﷺ میں ٹھہرایا گیا۔ جو مسلمانوں کے لیۓ انتہائی عزّت کا مقام تھا۔

غیر مسلموں کے لیۓ صرف نبیٔ اسلام ﷺ نے ہی رواداری اور حسنِ سلُوک کی یہ تابناک مثالیں قائم نہیں کیں۔ بلکہ اسلام اور نبیٔ اسلام ﷺ کے پیروکاروں نے بھی اس سلسلہ میں بےنظیر عملی نمُونے پیش کیۓ۔ جن کی ضیاء باریوں اور ضوافشانیوں میں عقائد و اعمال کی ظلمتوں کا راہی آج بھی جادۂ حق کو تلاش کرسکتا ہے۔

خلفائے راشدین کی تاریخ اٹھایئے۔ ان کے عہدِ زرّیں کا مطالعہ کیجئے۔ سیرتِ فارُوق رضی اللہ عنہ پر اچٹتی ہوئی طائرانہ نظر ہی ڈال کر دیکھیں، آپ کو قدم قدم پر انسانی ہمدردی کی مثالیں ملیں گی۔ اور آپ کو یہ اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگے گی کہ آج یو۔ این۔ او یا اقوامِ متحدہ جس انسانی منشور پر بڑی نازاں ہے۔ یہ ہمارے اسلاف کے حسین نامۂ اعمال کا چربہ تو کیا، اس کا عُشرِ عشیر بھی نہیں۔

(۶) حضرت عمر فارُوق رضی اللہ عنہ نے ضعیف و معذور مسلمانوں کو بیت المال سے وظیفے دیئے تو اپنی مملکت میں رہنے والے غیر مسلم معذور و محتاج ذمیوں کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیئے بھی مسلمانوں کی طرح ہی بیت المال سے باقاعدہ وظیفے مقرر کیئے۔

(۷)..... خلفاءِ راشدین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلافِ امت کی تاریخ مواسات و مدارات اور حسنِ معاملات سے بھری پڑی ہے۔ البتہ ترکِ موالات کے قرآنی ضابطہ کو کسی حالت میں بھی انھوں نے فراموش نہیں کیا۔(۸۱)

تخلیقِ انسانی کا بنیادی مقصد اور عدمِ موالات میں شدّت کی وجہ؟:

مسلم و غیر مسلم افراد کے باہمی تعلّقات کی کُل چار ہی نوعیتیں ہیں جن میں سے تین قسم کے تعلقات تو بعض حالات میں بعض شرائط کے ساتھ جائز ہیں۔ صرف ایک ہی درجہ ایسا ہے جو کسی حالت اور کسی شکل میں بھی جائز نہیں اور وہ موالات یا دِلی محبت کا درجہ ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ آخر قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے کفّار کی موالات اور قلبی دوستی و محبت سے اتنی شدّت کے ساتھ کیوں روکا ہے؟ اور اس میں آخر کیا حکمت ہے؟

اس کا جواب پانے کے لیئے سب سے پہلے ہمیں تخلیقِ انسانیت کے بنیادی مقصد کی تعیین کرنا ہوگی۔

بات دراصل یہ ہے کہ اسلامی نقطۂ نظر سے اس دُنیا میں انسان کا وجود عام جانوروں اور جنگل کے شجر و حجر یا گھاس پھُوس کی طرح نہیں کہ پیدا ہوئے، پھلے پھُولے اور پھر ہمیشہ کے لیئے نیست و نابُود اور ختم ہوگئے۔ بلکہ انسان کی زندگی اس جہاں میں ایک مقصدی زندگی ہے۔ اور حیاتِ انسانی کے تمام ادوار، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا، حتیٰ کہ جینا اور مَرنا سب ایک مقصد کے گِرد گھُومتے ہیں۔ جب تک وہ مقصد کے مطابق ہیں تو یہ سارے کام ہی درست و صحیح ہیں۔ اور اگر یہ اُمُور اس مقصد کے مخالف ہیں تو یہ سب غلط ہیں۔

---

(۸۱) معارف القرآن ۲/ ۵۱-۵۲ بتصرّف

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ مقصد کیا ہے؟

قرآن کریم کی سورۃ الذّریات آیت ۵۶ میں اللہ تعالیٰ نے تخلیقِ انسانی کے اُس مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ٥﴾۔

''میں نے جنّوں اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری بندگی کریں''۔

ساتھ ہی مزید وضاحت فرما دی:

﴿ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَ مَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ٥ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ٥﴾ (۸۲)

''میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ ہی یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں (اور فرمایا) اللہ ہی تو ہے جو رزّاق، بڑی قوّت والا اور زبردست ہے''۔

انسانی زندگی کے اسی مقصدِ تخلیق کے بارے میں دانائے رُوم نے اپنی مثنوی میں کیا خوب کہا ہے۔

زندگی از بہرِ ذکر و بندگی ست
بے عبادت زندگی شرمندگی ست

جو انسان اپنے اس بنیادی مقصدِ حیات کو پورا نہ کر رہا ہو تو اسے انسان کہلوانے کا کیا حق ہے؟ بقول مولانا رومؒ وہ انسان نہیں بس انسان کا روپ دھارے ہُوئے ہے۔ اور انسانیت کے غلاف میں پایا جاتا ہے۔

آنچہ می بینی خلافِ آدم اند!
نیستند آدم درغلافِ آدم اند

(۸۲) سورۃ الداریات آیت ۵۷ اور ۵۸۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ کریم سورۃ انعام آیت ۱۶۲ اور ۱۶۳ میں اللہ تعالیٰ نے اسی مقصدِ تخلیق کا اقرار انسان سے ان الفاظ میں لیا ہے:

﴿ قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ o ﴾

''آپ کہہ دیجیئے کہ میری نماز وقربانی اور میری موت وحیات سب اللہ ربّ العالمین کے لیئے ہے۔ اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ اِسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ اور سب سے پہلے سرِ اطاعت خم کرنے والا میں ہوں''۔

جب انسان کی زندگی کا مقصدِ وحید اللہ ربّ العالمین کی اطاعت وعبادت ہے تو دُنیا کے تمام کاروبارِ ریاست وسیاست اور عائلی ومنزلی تعلّقات بھی سب اُسی کے تابع ٹھہرے۔ اور جو انسان اس بنیادی مقصد کے مخالف ہیں وُہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے والے انسانوں کے سب سے زیادہ دشمن ہیں۔ اور شیطانِ لعین چونکہ اس مقصد کی مخالفت میں سب سے آگے ہے۔ لہٰذا قرآنِ کریم کی سُورۃ فاطر آیت ۶ میں اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ﴾.

''درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے۔ اس لیئے تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو''۔ (۸۳)

اسی طرح جو لوگ شیطانی وساوس کے پیرو اور انبیاء علیہم السلام کے ذریعے آئے ہُوئے احکامِ الٰہی کے مخالف ہیں۔ ان کے ساتھ دلی ہمدردی اور قلبی دوستی

(۸۳) اور اسی موضوع کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ اعراف آیت ۲۲، سورۃ یوسف آیت ۵۳، سورۃ بنی اسرائیل آیت: ۵۳ اور سورۃ فرقان آیت ۲۹ میں بھی بیان فرمایا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس شخص کی ہو ہی نہیں سکتی جس کی زندگی ایک مقصدی زندگی ہے اور جس کی دوستی اور موافقت و مخالفت سب اس مقصد کے تابع ہیں۔ (۸۴)

عدم موالات کے حکم پر شدّت کا سبب:

جس انسان کو اپنی زندگی کے مقصد کا ادراک ہو جائے اور اسے پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اطاعت وعبادت کا مطالبہ کیا ہے تو پھر اس کی تمام حرکات وسکنات، اس کے تمام افعال واعمال اور اس کے تمام تعلّقات حکمِ الٰہی کے تابع ہو جاتے ہیں۔ جن سے وہ سرِ مُو انحراف کرنا بھی گناہ سمجھتا ہے۔

اللہ کے ایسے بندوں کی دُوسرے لوگوں سے دوستی ومحبت یا بُغض وعداوت بھی خالص منشاءِ الٰہی کے تابع ہوتی ہے۔ وہ نہ اپنی ذات کے نفع ونقصان کی خاطر کِسی سے پیار کرتا ہے اور نہ ہی ذاتی انتقام کے جذبے سے مغلوب ہو کر کِسی سے دشمنی یا نفرت رکھتا ہے۔ اس کی نفرت ومحبت کا پیمانہ صرف رضائے الٰہی ہوتا ہے، اور جس شخص میں یہ وصف پیدا ہو جائے، رسول کریم ﷺ کی نگاہِ حق شناس میں وہی کامل الایمان شخص ہوتا ہے۔ جیسا کہ ابوداؤد شریف میں آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ أَحبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ إِيْمَانَهُ.))(۸۵)

''جس شخص نے اپنی دوستی ودشمنی کو صرف اللہ تعالیٰ کی منشاء کے تابع

(۸۴) اس موضوع کے صرف مرکزی نقطہ ومفہوم کے لیئے ہمارا ماخذ ہے: معارف القرآن ۲/ ۵۲۔۵۳۔

(۸۵) صحیح سنن ابی داؤد حدیث ۳۹۵۱، صحیح الجامع ۵۹۶۵، اور اس میں مَنْ أَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ کے الفاظ بھی ہیں کہ جس نے اللہ کیلئے دیا اور اُسی کی خاطر روکا۔ والصحيحة ۳۸۰۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کر دیا، اُس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایمان کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے جب انسان اپنی محبت و دوستی اور نفرت و دشمنی کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے تابع کر دے۔ اس لیۓ مومن کی موالات اور دلی محبت صرف اسی شخص کے لیۓ ہو سکتی ہے جو اس مقصد کا ساتھی اور اللہ کا تابع فرمان ہو، اور جو شخص اس مقصد کا متلاشی نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مُصِرّ ہو تو پھر اُس سے وہی شخص دوستی کر سکتا ہے جو اُسی جیسا ہوگا۔ اس لیۓ اللہ تعالیٰ نے کفّار کے ساتھ موالات کا تعلّق رکھنے والوں کے بارے میں فرمایا ہے:

﴿ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ﴾ (مائدہ آیت: ۵۱)

”تم میں سے جس نے اُن (اللہ کے نافرمان یہود ونصاریٰ) کے ساتھ دلی تعلّق رکھا تو خود اس کا اپنا شمار بھی انہی میں سے ہوگا“۔

اس بات کی مزید وضاحت نبی اکرم ﷺ کی ایک دوسری حدیثِ شریف سے ہو جاتی ہے۔ ابوداؤد شریف میں حضرت سمرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهُ فَإِنَّهُ مِثْلُهُ.))(۸۶)

”جو کوئی (کفار و) مشرکین کے ساتھ اختلاط یا میل جول اور سکونت یا بود و باش رکھے، وہ خود بھی انہی جیسا ہوگا“

اس سے معلوم ہوا کہ ان کے ساتھ رہن سہن رکھنے والا بھی انہی کے حکم اور وعید میں آ جاتا ہے۔ یہاں ہم اس بات کی طرف توجہ مبذول کروانا چاہتے ہیں

(۸۶) ابوداؤد ۲۷۸۷، سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانی ۲۳۳۰، صحيح الجامع ۶۱۸۶۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کہ ہمارے وہ احباب جو نہ اللہ کی خاطر محبت رکھتے ہیں، نہ اس کی خاطر نفرت کرتے ہیں۔ بلکہ محض چند دنیوی مفادات کے پیشِ نظر اپنی بودوباش، میل جول، کھانا پینا اور رہن سہن غیر مسلموں کے ساتھ رکھتے ہیں، وہ اس حدیثِ رسول ﷺ کے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ لیں اور اپنے کردار کے اس کمزور پہلو کی اصلاح کرلیں۔ تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن جب بنی آدم کو حساب کتاب کے لیۓ اٹھایا جاۓ تو ان کا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہو۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُ

یہ امرِ واقع ہے کہ ہمارے بعض مسلمان محض معمولی دنیوی اغراض اور قطعی گھٹیا قِسم کے مقاصد کی خاطر بعض غیر مسلم قوموں سے دوستانہ راہ ورسم رکھتے ہیں۔ مثلاً:

بعض لوگ انگریزوں سے صاحب سلام رکھتے ہیں اور بعض سِکھوں کے ساتھ میل جول اور مراسم پیدا کرلیتے ہیں اور اغراض ومقاصد کی فہرست انتہائی مختصر بلکہ صرف دوحرفی ،،مُفت شراب،، ہوتی ہے۔ ایک چیز جو پہلے ہی قرآن وسنت کی رو سے حرام ہے اس کے حُصول کے لیۓ دوسرے حرام کام کا بھی ارتکاب، اور پھر یہ سلسلۂ حرام در حرام چل نکلتا ہے۔

ایسے ہی بعض لوگ غیر مسلموں کے ساتھ رہن سہن کے علاوہ مل کر کھانا پینا بھی کرتے ہیں، ایک ہنڈیا اور مشترکہ برتن اور ایک ہی دسترخوان، جو کہ وسعتِ ظرفی نہیں بلکہ ناشائستگی وبدتہذیبی اور ارشادِ نبوی ﷺ کی نافرمانی ہے۔ اور بُرا ہو ملکی ولسانی اور وطنی ونسلی تعصّب کا جو یہ کام کرواتا ہے کہ اپنے ملک وقوم کے کافر کو تو اپنے ساتھ رکھنا منظور ہے، دوسری قوم وملک کے مسلمان کو بھی روم میٹ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بنانا گوارہ نہیں کیا جاتا جو انتہائی پست ذہنیت کی علامت ہے۔

سورۂ بقرہ کی آیت ۲۸ میں کفّار سے عدمِ موالات کی تاکید کرنے کے بعد فرمایا کہ:

''اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذاتِ عظیم سے ڈراتا ہے۔''

ایسا نہ ہو کہ چند روزہ اغراض و مقاصد کی خاطر موالاتِ کفّار میں مبتلا ہو کر اللہ کو ناراض کر بیٹھو۔ اور چونکہ موالات کا تعلّق دل سے ہے اور دل کا حال اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس لیۓ ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص حقیقت اور واقع میں تو کفّار کی محبت میں مبتلا ہو، مگر زبانی انکار کرے۔ لہٰذا آیت ۲۹ میں فرمایا:

﴿ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ، وَيَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ٥﴾ . .

''کہہ دیجئے (اے میرے پیغمبر ﷺ!) تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ تو اُسے بہرحال جانتا ہی ہے۔ اور جو کچھ ارض وسماء میں ہے، اسے سب معلوم ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کفّار و مشرکین کی تقلید و پیروی

احکام الٰہی کی بُنیاد پر یہ مسئلہ طے ہو جانے کے بعد کہ کفّار و مشرکین کے ساتھ موالات منع ہے۔ اس بات کا فیصلہ کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے کہ ان (کفّار ومشرکین) کی عادات و اطوار گفتار و کردار، خوراک و پوشاک اور خورد و نوش کے انداز کی پیروی کرنا کیونکر جائز ہوسکتا ہے؟ یہ سب اُمور بھی یقینی طور پر ناجائز اور قطعی منع ہیں۔ اور اہلِ علم نے قرآن وسنت کے دلائل کی بناء پر کفّار کی تقلید و پیروی کو گناہِ کبیرہ شمار کیا ہے۔ (۸۷)

کیونکہ قرآن کریم کی سُورۂ جاثیہ آیت ۱۸ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر ﷺ سے خطاب کرتے ہُوئے فرمایا ہے:

﴿ ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴾.

''(اے میرے نبی ﷺ!) ہم نے آپ (ﷺ) کو دین کے معاملہ میں ایک شریعت پر قائم کیا ہے لہٰذا آپ (ﷺ) اسی پر چلیں اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں جو علم نہیں رکھتے''۔

اس آیت میں ﴿ اَلَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴾ سے مُراد مشرکین لیئے ہیں اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے یہُودِ بنی قریظہ و بنی نضیر بھی منقول ہیں۔ (۸۸)

علاّمہ ابن الجوزیؒ نے اس آیت کے شانِ نزول میں لکھا ہے:

---

(۸۷) تطهير المجتمعات ۲۹۵-۲۹۹۔

(۸۸) قرطبی ۸/۱۶/۱٦٤۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب کفارِ قریش نے نبی ﷺ کو آبائی دین کی طرف لوٹ آنے کی دعوت دی تو یہ آیت نازل ہوئی ۔اور ﴿ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ کی تفسیر کفار و مشرکین کی ہے۔''

علامہ آلوسیؒ نے روح المعانی میں مذکورہ بالا تفسیر کے ساتھ ہی اس سے مراد ''جاہل و گمراہ'' لوگ بیان کیے ہیں۔

امام ابن جریر طبریؒ نے بھی ان سے حق و باطل کو نہ جاننے والے جاہل لوگ مراد لیے ہیں۔(۸۹)

اور اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں ان لوگوں کی عادات و اطوار اور ان کے طریقہ پر نہ چلنے کی دعائیں مانگنے کا حکم فرمایا ہے۔ ہم ہر رکعت میں قبلہ رو ہو کر سورۂ فاتحہ میں دعا کرتے ہیں:

﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ٥﴾

''(اے اللہ!) ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے انعام فرمایا، جو معتوب نہیں ہوئے اور جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں''۔

مفسرین کرام نے ان آخری الفاظ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ معتوب و مغضوب سے مراد قومِ یہود اور ضالین سے مراد نصاریٰ یعنی عیسائی ہیں۔(۹۰)

مستدرک حاکم میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِهِمْ.))

---

(۸۹) زاد المسیر ۷/۳۶۰ و حاشیہ زاد المسیر ۷/۳۶۰۔

(۹۰) تفصیل کے لیے دیکھیے ابن کثیر اُردو ۱/۴۵۔۴۶

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہمارا طور طریقہ ان (یہود و نصاریٰ) کے طور طریقے کے مخالف ہے۔''

غیر مسلموں کے طور طریقے اپنانے والوں کو اس فعل کا انجام بتاتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ غیروں کی مشابہت اختیار کرنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ تمہارا شمار بھی انہی میں سے ہو جائے گا۔ جیسا کہ ابو داؤد اور صحیح ابن حبان میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.))(۹۱)

''جس نے کسی قوم کی مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔''(۹۲)

غیروں کی تقلید سے منع کرنے کی حکمت:

غیروں کی تقلید و پیروی اور مشابہت سے منع کرنے کی حکمت یہ ہے کہ عادات واطوار اور خوراک و پوشاک کے ظاہری اُمور میں مشابہت اختیار کرنے سے باطنی امُور پر بھی اثر پڑتا ہے اور ان میں بھی یکسانیت آ جانا شروع ہو جاتی ہے اور یہ عمل غیر ارادی طور پر از خود انجام پا جاتا ہے۔ اور جس طرح احساس و تجربہ کی رُو سے یہ ایک نا قابلِ تردید حقیقت ہے کہ باطنی محبت سے

---

(۹۱) اس حدیث کو علّامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ صحیح ابی داؤد حدیث ۳۴۰۱، صحیح الجامع ۶۱۴۹۔ والارواء حدیث ۱۲۶۹، اور اس موضوع کی مزید تشریح کے لیے ''فتاویٰ اہلِ حدیث'' ملاحظہ فرمائیں۔

(۹۲) علّامہ احمد حسن دہلویؒ نے لکھا ہے کہ اس کی سند میں ضعف پایا جاتا ہے مگر اس کے شواہد موجود ہیں۔ مثلاً: مسند ابی یعلیٰ میں ابن مسعودؓ سے مروی ہے ((مَنْ رَضِيَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ مِنْهُمْ)) ''جو کسی قوم کے کسی کام سے راضی ہوا وہ انہی میں سے ہے۔''(حاشیۃ الدھلوی علیٰ بلوغ المرام ۲/۳۷۸)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ظاہری مشابہت آ ہی جاتی ہے۔ ایسے ہی اس کے برعکس ظاہری مشابہت کا رنگ باطنی محبت کی شکل اختیار کر جاتا ہے۔ اسی عظیم حکمت کے پیشِ نظر رسُولِ رحمت ﷺ نے غیر مسلم اقوام کی مشابہت سے منع فرمایا ہے تاکہ ان کا رنگ غالب نہ آ جائے۔

مگر بُرا ہو اس اندھا دُھند تقلیدِ مغرب کا کہ قرآن وسنت کی ان واضح تصریحات کے باوجُود بھی وہ پھیل رہی ہے۔ یہوُد ونصاریٰ اور مجوس ومشرکین کی تمام عادات ایک ایک کر کے مُسلم معاشرے میں سرایت کر رہی ہیں، اور اس سارے عمل کے پیچھے یہوُدی لابی اور کرسچن مشنری کا باقاعدہ ہاتھ ہے۔ جو خفیہ اور غیر محسُوس انداز میں سرگرمِ عمل ہیں۔

حد تو یہ ہے کہ آج ان فتنہ انگیز عادات واطوار اور فیشنوں کا پرچار کرنے والے صرف کفّار ہی نہیں، بلکہ ایسے مسلم نوجوان بھی ہیں جو علم وفن کے حصول کے لیۓ مغربی ممالک کا سفر کرتے ہیں۔ اور آتے ہُوۓ جہاں ہاتھوں میں علمی ڈگریاں لاتے ہیں، وہیں اپنے ذہنوں میں تقلیدِ مغرب کا میٹھا زہر بھی لیۓ چلے آتے ہیں۔ سامراجی طاقتوں اور ہمارے ان اپنوں کی مہربانیوں کا ہی نتیجہ ہے کہ آج کہیں کہیں مشرق کی فضاؤں پر بھی مغرب کا دھوکہ ہوتا ہے۔ اور مسلم وکافر کا فرق ناپید ہوتا جا رہا ہے۔

کفّار ومشرکین کی تقلید وپیروی کی چند مثالیں:

بنی اسرائیل (یہوُد ونصاریٰ) کی بداعمالیوں کی وجہ سے قرآن کریم کے بے شمار مقامات پر ان کی مذمّت کی گئی ہے تاکہ اہلِ اسلام اس سے عبرت حاصل کریں، اور ان کی عادات کو اختیار نہ کریں، لیکن قرآن کریم کی مخاطب اُمتِ اسلامیہ کے افراد نے یہوُد ونصاریٰ کی مذمّت سے عبرت پکڑنے کی بجاۓ انہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے اطوار و افعال کو اختیار کر لیا ہے۔ اور ان کی اندھی تقلید کیئے چلے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ دینی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی، کوئی شعبۂ حیات ایسا نہیں جس میں ان کفار کی پیروی نہ کی جا رہی ہو۔

① شرک و بت پرستی:

پچھلی قوموں میں شرک و بت پرستی پائی جاتی تھی۔ آج مسلمانوں میں بھی عبادتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ مختلف قسم کی کئی اور ,,پرستیوں،، نے قدم جما لیئے ہیں۔ ان میں بُت پرستی تھی تو ہمارے یہاں قبر پرستی ہے۔ وہ اپنے احبار و رہبان کی عبادت یا پیشوا پرستی میں مبتلا تھے۔ تو ہمارے یہاں اسی کا متبادل پیر پرستی کی شکل میں موجود ہے۔ ہمارے احباب نے اپنے پیروں اور ولیوں کو ''خدائی'' اختیارات سونپ رکھے ہیں اور ان کی قبروں کی پرستش کی جاتی ہے۔ علّامہ اقبالؒ نے اپنی قوم کی اس پتلی حالت کے پیشِ نظر اللہ کے حضور دست بدُعا ہو کر کہا تھا:

عطاء کر دے انہیں یا رب بصارت بھی بصیرت بھی
مسلماں جا کے لٹتے ہیں سوادِ خانقاہی میں

حقیقت یہی ہے کہ کم از کم عقیدۂ توحید تو ہم خانقاہوں پر ہی جا کے لٹھا رہے ہیں۔ نذریں ان کے لیئے مانی جاتی ہیں، جبکہ غیر اللہ کے نام کی نذر ماننا شرک ہے، قبروں کا طواف کیا جاتا ہے۔ مزاروں پر جانور ذبح کیئے جاتے ہیں، قسمیں انہی کی کھائی جاتی ہیں، اور مشکل کے وقت فریاد انہی سے کی جاتی ہے۔ جبکہ یہ تمام شرکیہ اُمور ہیں۔ (۹۳)

---

(۹۳) ان امور کی تفصیلات با دلائل ہم اپنی کتاب ,,قبولیت عمل کی شرائط،، کے ضمن میں ذکر کر چکے ہیں۔ اور یہ کتاب پاکستان اور اب ہندوستان میں بھی چھپ چکی ہے۔ وَلِلّٰہ الْحَمْدُ عَلٰی ذَالِكَ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جہاں شرک آ گیا وہاں سے توحید کی دولت اُٹھ گئی اور جو گوہرِ توحید سے تہی دست ہو گیا وہ سمجھ لے کہ اس کا سبھی کچھ لُٹ گیا۔

② بے پردگی اور مَردوزَن میں اختلاط:

اس خالص دینی پہلو کی مختصر روئیداد کے بعد اب دیگر شعبوں پر بھی سرسری نظر ڈال لیں۔ کفار نے اپنے تعلیمی، تجارتی اور حکومتی اداروں میں مَردوزن کے بے حجاب اختلاط اور میل جول کو رواج دیا۔ اب ہمارے یہاں بھی ہے۔ انہوں نے ایجوکیشن یا مخلوط تعلیم شروع کی، ہم نے بھی کر دی، ان کی عورتوں سے بے پردگی مسلمان عورتوں میں بھی آ چکی ہے۔ یہودی اور دیگر غیر مسلم عورتیں پتلونیں اور شرٹیں پہن کر بے پَردہ بازار میں نکلتی ہیں۔ یہ عادت حوّا کی مسلمان بیٹھی میں بھی آ گئی ہے۔ وہ مِنی سکرٹ پہنتی ہیں تو یہ اب یہاں بھی مقبول ہو رہی ہے۔

ہندو مرد اپنے انداز کا تہبند باندھتے آ رہے ہیں جس کا نچلا درمیانی حصہ پکڑ کر وہ لوگ اسے اِزار بند کی جگہ سے باندھ دیتے ہیں۔ اب اسی سے مِلتی جلتی شلوار قمیص (دھوتی کُرتی) مسلم عورتوں میں بھی رواج پا رہی ہے۔

الغرض فیشن یا نقالی کی بھی کوئی حد ہے کہ اب اگر آپ کسی کو ذاتی طور پر جانتے نہیں ہیں تو مسلم و غیر مسلم کا فرق نہیں کر سکیں گے۔

③ کھانا کھانے کا حیوانی انداز:

مغرب کے یہود و نصاریٰ نے ٹھیلوں کے گِرد گھومتے پھرتے اور کھڑے کھڑے کھانا کھانے کا حیوانی انداز اپنایا، جسے بفے سِسٹم کہا جاتا ہے۔ حالانکہ بفیلو سِسٹم کہا جانا چاہیئے تھا۔ مغرب کے ذہنی غلاموں نے اپنے یورپی آقاؤں کی اس ,,دین،، کو بھی بصد احسان قبول کیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

④ بائیں ہاتھ سے کھانا کھانا:

یہودی نے دیکھا کہ مسلمانوں کا نبی (ﷺ) دائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کی تعلیم دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے خورد و نوش کو شیطان کی صفت قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ مسلم، ابوداؤد اور ترمذی میں ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے:

((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ.))(۹۴)

''تم میں سے جب کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے، اور جب پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے۔ بے شک شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں سے ہی پیتا ہے۔''

جب یہودی نے دیکھا کہ مسلمانوں کے رسول (ﷺ) نے بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کو شیطانی فعل قرار دیا ہے تو اس نے ایسی ایسی چالیں چلیں کہ مسلمان شیطانی فعل کا ارتکاب بھی کرے اور اسے محسوس بھی نہ ہو۔

آپ ذرا چھری کانٹے سے کھانا کھانے والوں کو دیکھ لیں، ایک چیز کو دائیں ہاتھ سے کاٹیں گے تو بائیں ہاتھ سے کھالیں گے۔ ایک چیز دائیں سے پکڑ کر مُنہ تک پہنچائیں گے تو دوسری کو بائیں کے ذریعے نوالہ بنالیں گے۔ بائیں ہاتھ میں گلاس لے کر پانی پینا عام مشاہدے میں آتا رہتا ہے۔(۹۵)

---

(۹۴) مسلم مع نووی ۱۳/۱۹۱، صحیح ابی داؤد حدیث ۳۲۰۹، صحیح سنن الترمذی ۱۴۷۰، وابنِ ماجہ ۳۲۶۶، الموطأ مع شرحہ المسوىٰ ۵۴۵ طبع دار الکتب العلمیہ، صحیح الجامع ۳۸۴، والصحیحہ ۱۲۳۶۔

(۹۵) بائیں ہاتھ پر گھڑی باندھنا بھی یہودی چال ہی معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ ورنہ چاہیئے تو یہ تھا کہ گھڑی دائیں ہاتھ کی کلائی پر باندھی جاتی اور انگوٹھی بھی دائیں ہاتھ کی انگلی میں ہی پہنی جاتی۔ اور معروف سنتِ رسول ﷺ کا تقاضا بھی یہی ہے۔ (ارشاد الحق)۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بعض چائے پینے والوں کو بھی دیکھ لیں جو لوگ کپ اور پرچ استعمال کرتے ہیں ان کے دائیں ہاتھ میں کپ ہوتا ہے۔ جس سے انڈیلتے ہیں اور بائیں ہاتھ میں پرچ ہوتی ہے جس سے پیتے ہیں۔ اِلاَّ ماشآءَ اللہ

⑤ کتے پالنے کا رواج:

کفار نے چھوٹی نسل کے کُتے پالنے کو رواج دیا، انہیں اپنے ساتھ کھلایا پلایا، چوما چاٹا، گدّوں پر سلایا، اور اُن کا شادی بیاہ بھی کیا۔ (۹۶)

---

(۹۶) لاہور سے شائع ہونے والے سات مارچ ۱۹۸۹ء کے روزنامہ جنگ میں یہ خبر شائع ہوئی: ,,ترقی یافتہ یورپی معاشرہ،، ۲۱ سالہ نوجوان نے اپنی کُتیا سے شادی رچالی۔ جس کا متن من وعن شائع کیا جاتا ہے:

,,لاہور (نیوز ڈیسک) یورپ کے ترقی یافتہ معاشرے میں ایک ۲۱ سالہ نوجوان نے اپنی کُتیا سے شادی رچالی دولہا کا نام ,,مارک شیڈ،، اور دلہن جو اعلیٰ نسل کی کتیا ہے کا نام ,,میکسی،، ہے۔ شادی کے دن مارک سیاہ رنگ کے سوٹ میں ملبوس اونچا ہیٹ پہنے ہوئے جبکہ اس نے اپنی بیوی (کُتیا) کے گلے میں سفید رنگ کی پٹی ڈال رکھی تھی۔ شادی کی تقریب میں ۶۰ مہمانوں نے شرکت کی۔ مارک نے شادی کے بعد کُتیا سے کہا کہ بے شک تم کتیا ہو لیکن میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ مارک جو آرٹس اور ڈیزائن کا طالب علم ہے اس نے کہا میں اپنی بیوی کی اتنی خدمت کروں گا جتنی ایک خاوند اپنی بیوی کی کرتا ہے۔ ایک انگریزی جریدے کے مطابق شادی کی دوسری تقریب مارک کے گھر واقع آکسفورڈ اسپکس میں ہُوئی جس میں مارک کی والدہ دو بہنوں اور ایک بھائی نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ جب کُتیا سے پوچھا گیا کہ کیا وہ مارک کو بحیثیت خاوند قبول کرتی ہے تو ,,میکسی،، نے جواباً اپنا سر زمین پر جھکا لیا۔ جس پر تمام مہمانوں نے خوشی سے ناچنا اور گانا شروع کر دیا۔ اُدھر مارک کے کالج کے پرنسپل نے اپنے ہونہار شاگرد کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ یہ دونسلوں کے درمیان بہترین رابطہ ہے۔ بتایا گیا ہے کہ مارک اپنی دلہن کے ساتھ ہنی مون منانے کے لیئے ایک جزیرے پر چلا گیا ہے،،۔ یہ خبر کسی تبصرے یا تجزیئے کی محتاج نہیں۔ بس مغرب کی اندھی تقلید کرنے والوں کو غور و فکر سے کام لینا چاہیئے۔ (ارشاد)۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں نے بھی آج ثابت کر دیا ہے کہ ہم بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔
صحیح بخاری و مسلم میں مذکور ارشادِ رسالت مآب ﷺ کی رُو سے جس گھر میں کُتا اور کسی بھی جاندار کی تصویر لگی ہو، وہاں فرشتۂ رحمت داخل نہیں ہوتا۔

چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((لاَتَدْخُلُ الْمَلآئِکَةُ بَيْتاً فِيهِ کَلْبٌ وَلاَ صُوْرَةٌ.))(۹۷)

''فرشتے کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

ابوداؤد کی روایت میں ((وَلاَ جُنُبٌ))(۹۸) کے الفاظ بھی موجود ہیں کہ

''جس گھر میں جنبی رہتا ہو اُس میں بھی فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

امام خطابیؒ سے نقل کرتے ہوئے علامہ ذہبیؒ نے لکھا ہے:

''فرشتوں سے برکت ورحمت کے فرشتے مُراد ہیں، محافظ نہیں۔ کیونکہ وہ تو ہر حال میں بندوں کے ساتھ ہی رہتے ہیں۔ وہ جنبی ہو یا غیر جنبی۔''(۹۹)

ہمارا حال آج یہ ہے کہ ہمارے یہاں کمروں کی دیواروں پر تصویریں آویزاں ہیں، اور بیگم یا صاحب کی گود میں کُتا بھی کھیل رہا ہوتا ہے۔ شاید دولت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے وہ فرشتۂ رحمت کی آمد ضروری نہیں سمجھتے۔

---

(۹۷) مختصر بخاری للالبانی حدیث ۱۳۹۰، صحیح ابی داؤد حدیث ۴۱۹۹، صحیح سنن الترمذی للالبانی ۲۲۴۸، صحیح نسائی ۴۹۴۵، ابنِ ماجہ ۳۶۴۹۔

(۹۸) سنن ابی داؤد حدیث رقم ۴۱۵۲۔

(۹۹) جنبی سے مُراد وہ شخص ہے جو حالتِ جنابت میں غسل نہ کرے یا عادۃً اسے طویل مدّت تک لیٹ کردے۔ رہا وہ جنبی جو نماز کا وقت ہونے تک غسل میں تاخیر کرتا ہے۔ تو وہ یہاں مُراد نہیں ہے کیونکہ نماز تک تاخیر کرنا تو خود نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔ (الکبائر للذھبی ص ۱۹۸) اور یہی بات علامہ ہیثمی نے بھی کہی ہے۔ دیکھیے الزواجر ۲/۳۳۔۳۴ و صحیح الجامع ۷۲۶۲۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

⑥ یہود و نصاریٰ کی پیروی:

اس بارے میں ہم بس چند ارشاداتِ رسالت مآب ﷺ پر ہی اکتفاء کریں گے۔ چنانچہ صحیح بخاری کی حدیث میں نبی کریم ﷺ نے سچ ہی فرمایا ہے کہ اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ میری امت گذشتہ قوموں کی ہو بہو پیروی نہ کرے گی۔

بخاری شریف کی اس حدیث کے مکمّل الفاظ یہ ہیں:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذُ أُمَّتِيْ بِأَخْذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَهَا شِبْراً بِشِبْرٍ وَذِرَاعاً بِذِرَاعٍ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ) كَفَارِسٍ وَرُوْمٍ؟ فَقَالَ: وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُوْلَئِكَ.))(۱۰۰)

''اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ میری امّت گذشتہ قوموں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک ہاتھ، یعنی ہو بہو پیروی نہ کرے گی، عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! (ﷺ) کیا ایران و روم کی طرح؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نہیں تو اور کون لوگ ہیں؟''

ایسے ہی ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْراً بِشِبْرٍ، وَذِرَاعاً بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوْا فِيْ جُحْرِ ضَبٍّ لَا تَّبَعْتُمُوْهُمْ، قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارىٰ؟ قَالَ فَمَنْ؟))(۱۰۱)

''تم اپنے سے پہلے گزری ہوئی قوموں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک ہاتھ یعنی ہو بہو پیروی کرو گے۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ (بل) میں گھسے ہوں گے تو تم بھی ان کے پیچھے ہی چل پڑو گے۔ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: اے اللہ کے

(۱۰۰) التجريد الصريح ۲/۱۷۳، صحيح الجامع الصغير (۷۴۰۸)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رسُول ﷺ! کیا آپ ﷺ کی مُراد یہوُد و نصاریٰ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اور کون؟''

ایک اور حدیث میں ہے:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ.))(۱۰۲)

''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میری امّت کے لوگ گروہ در گروہ بُتوں کی پرستش نہ کرنے لگیں گے۔''

ترمذی شریف اور مستدرک حاکم میں ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے:

((لَتَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِي مَا أَتٰى عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ.))(۱۰۳)

''میری اُمت پر بھی ہو بہو وہ وقت آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ یہاں تک کہ ان میں سے اگر کسی نے اپنی ماں کے ساتھ کھلے عام بدکاری کی تو میری امّت میں سے بھی بعض ایسا ہی کریں گے۔''

ان ارشاداتِ نبویہ ﷺ کو پڑھیں اور پھر ہم اپنا جائزہ لیں کہ ہم کدھر اور کہاں جا رہے ہیں؟ ہمارا حال تو یہ ہے کہ یہوُد و نصاریٰ کی پیروی میں کیئے گئے ان افعال کو (جو پیچھے ذکر کیئے گئے ہیں) کسی نہ کسی طرح جائز قرار دینے کے لیئے سوا لٹھی سیدھی دلیلیں تراشی جاتی ہیں۔

بقولِ اقبال:

آہ! محکومی و تقلید و زوالِ تحقیق
خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

(۱۰۲) صحیح سنن ابی داؤد ۳۵۷۷۔

(۱۰۳) سنن ترمذی ۲۶۴۱، فی کتاب الایمان، والحاکم ۱۲۹/۱۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حیوانات و پرندے اور ان کا جُھوٹھا

بنی آدم میں سے مُسلم و غیر مُسلم، اور غیر مسلموں میں اہلِ کتاب یہود ونصاریٰ اور غیر اہلِ کتاب کفّار و مُشرکین کے جُھوٹھے کے بارے میں تین اقوال، ان کے دلائل اور جائزہ اور پھر کفّار و مسلمین کے باہمی تعلّقات کے اس موضوع کے آخر میں اب آیئے دیکھیں کہ حیوانوں اور پرندوں کے جُھوٹھے کا کیا حکم ہے؟

اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ حیوانات اور پرندے دو قسموں کے ہوتے ہیں:

(الف) ایک وُہ جو ماکول اللحم ہیں کہ جن کا گوشت حلال اور کھایا جاتا ہے۔ مثلاً بھیڑ، بکری، گائے، بھینس اور اونٹ وغیرہ اور پرندوں میں سے چڑیا، کبوتر اور مرغی وغیرہ۔

(ب) دوسرے وُہ جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا، جیسے گدھا، خچر اور چیل وغیرہ۔

حلال جانوروں کا جھوٹھا

ان میں سے پہلی قسم کے جو جانور اور پرندے ہیں، ان کا جھوٹھا تو تمام ائمہ وفقہاء کے نزدیک بالاتفاق پاک وطاہر اور مطہّر ہے۔ اور ان کے جُھوٹھے سے غسل ووضو کیا جاسکتا ہے۔

چنانچہ امام ابن المنذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ سُؤْرَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ يَجُوْزُ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شُرْبُهٗ وَالْوُضُوْءُ بِهٖ.)(۱۰۴)

''اہلِ علم کا اس پر اجماع ہے کہ جن (جانوروں اور پرندوں) کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ ان کا جُھوٹھا پاک ہے جسے پیا جا سکتا ہے اور اُس سے وُضو بھی کیا سکتا ہے۔''

امام ابنِ حزم رحمہٗ اللہ المحلّٰی میں لکھتے ہیں:

(كُلُّ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ فَلَا خِلَافَ فِيْ أَنَّهٗ طَاهِرٌ.)

''ہر وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے، اس کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ وُہ طاہر ہے۔''

سورۂ اعراف آیت ۱۵۷ میں نبی کریم ﷺ کے بارے ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾.

''اور آپ (ﷺ) ان کے لیۓ تمام پاکیزہ چیزیں حلال کرتے ہیں۔ اور خبیث و ناپاک چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں''۔

تھوڑا آگے چل کر وہ لکھتے ہیں:

(فَكُلُّ حَلَالٍ هُوَ طَيِّبٌ وَالطَّيِّبُ لَا يَكُوْنُ نَجِساً بَلْ هُوَ طَاهِرٌ.)(۱۰۵)

''ہر حلال چیز پاکیزہ ہے، اور پاکیزہ نجس نہیں ہوتی۔ بلکہ طاہر ہوتی ہے۔''

یہ تو متفق علیہ اور اجماعی مسئلہ ہے۔(۱۰۶)

---

(۱۰۴) بحوالہ المغنی لابنِ قدامہ ۱/۷۰۔

(۱۰۵) المحلی لابنِ حزم ۱/۱۲۹۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

غیر ماکول اللحم کا جُھوٹھا

دُوسری قِسم کے جانور اور پرندے وہ ہیں جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔ ان کے بارے میں اہلِ عِلم کے دو قول ہیں:

پہلا قول:

پہلا قول یہ ہے کہ (خنزیر اور کُتّے کے جُھوٹھے کو چھوڑ کر) خَچّر، گدھے، جنگلی جانوروں یا دِرندوں اور شکاری پرندوں کا جھوٹھا بھی پاک ہوتا ہے اور وہ طاہر ہی نہیں بلکہ مطہّر بھی ہے۔

پھلی دلیل: اس کی پہلی دلیل مسند امام شافعی، سنن دارقطنی اور المعرفة بیہقی کی وہ حدیث ہے جس میں ہے کہ نبی ﷺ سے پُوچھا گیا:

((أَنَتَوَضَّأُ بِمَا أَفْضَلَتِ الْحُمُرُ؟))

''کیا ہم گدھوں کے بچے ہُوئے (جُھوٹھے) پانی سے وضو کرلیا کریں؟''

((قَالَ: نَعَمْ وَبِمَا أَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا.))(۱۰۷)

''فرمایا: ہاں، اور دُوسرے تمام جنگلی جانوروں کے جُھوٹھے

---

(۱۰۶) لیکن جلاّلہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ اور جلاّلہ اس حلال جانور (مرغی۔ بھیڑ وغیرہ) کو کہا جاتا ہے جس کی غالب غذا نجاست ہو، اسے بعض نے نجس، اور بعض نے طاہر قرار دیا ہے۔ (المغنی ۱/ ۷۰) اور صحیح یہی ہے کہ یہ طاہر ہے۔ البتہ اسے ذبح کرنے سے چند دن پہلے باندھ کر رکھا جائے۔ اور پاکیزہ چارہ، دانا دیا جائے۔ اور یہ بھی تب ہے جبکہ نجاست خوری سے اس کے گوشت کے بدبودار ہوچکنے کا خدشہ ہو۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر اسے بغیر باندھے رکھ کر ذبح کیا جاسکتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے بھی۔"

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد اتنی ہیں کہ اگر ان کو ملایا جائے تو وہ کافی قوت اختیار کر جاتی ہیں۔

دوسری دلیل: دوسری دلیل دارقطنی کی وہ حدیث ہے جس میں ہے کہ نبی ﷺ ایک سفر میں تھے کہ راستے میں ایک آدمی کو ایک بڑے حوض پر بیٹھے پایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پوچھا:

((أَوَلَغَتِ السِّبَاعُ عَلَيْکَ اللَّيْلَةَ فِي مِقْرَاتِکَ؟))

"کیا رات کے وقت جنگلی جانوروں نے تیرے حوض میں منہ ڈالا ہے؟"

تو حوض والے شخص سے کہا گیا:

((يَاصَاحِبَ الْمِقْرَاةِ! لَا تُخْبِرْهُ هٰذَا مُتَكَلِّفٌ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بُطُونِهَا وَلَنَا مَا بَقِيَ شَرَابٌ وَطَهُورٌ.))(١٠٨)

"اے حوض والے! اس کو کچھ مت بتاؤ، یہ تکلّف سے کام لے رہا ہے۔ جنگلی جانور اپنے پیٹوں میں جو پانی لے گئے وہ ان کا ہو گیا۔ اور جو بچ گیا وہ ہمارے لیے پینے کا پانی ہے اور پاک کرنے والا (وضوء کرنے کے لائق) ہے۔"

---

(١٠٧) نیل الاوطار ١/٣٦، فقه السنّة ١/٢١، امام نووی اور شیخ البانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (تمام المنّة ص ٤٧)۔

(١٠٨) اس حدیث کو حافظ ابنِ حجرؒ نے التلخیص میں، امام شوکانی نے السیل الجرار میں، اور علّامہ البانی نے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔ تمام المنّة ص

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیسری دلیل: ان کی تیسری دلیل وہ اثرِ فاروقیؓ ہے جو کہ موطأ امام مالکؒ میں ہے جس میں ہے کہ حضرت عُمرِ فاروق رضی اللہ عنہ ایک قافلے کے ساتھ نکلے جس میں حضرت عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ایک حوض پر پہنچے تو حضرت عَمرو نے حوض والے سے پُوچھا:

((هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ؟))

''کیا تمہارے اس حوض سے جنگلی درندے پانی پیتے ہیں؟''

تو حضرت عمرِ فارُوق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((لَاتُخْبِرْنَا! فَإِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا.))(۱۰۹)

''ہمیں کچھ مت بتاؤ، ہم ان کے بعد پیتے ہیں۔ اور وہ ہمارے بعد۔'' (۱۱۰)

حضرتِ عمر فارُوق رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد یقیناً نبی ﷺ سے جنگلی جانوروں کے جھوٹھے کے بارے میں پاک ہونے کا ذکر سُن چکنے کی بنیاد پر ہوگا۔ کیونکہ دار قطنی والی حدیث میں دورانِ سفر وُہ بھی ساتھ تھے، بلکہ انہیں ہی ''تکلّف سے کام لینے والا'' فرماتے ہُوئے آپ ﷺ نے حوض والے کو جنگلی جانوروں کی آمد ورفت کے بارے میں کچھ بتانے سے منع فرما دیا تھا اور ایسے حوض کے پانی کو پاک قرار دیا تھا۔

دار قطنی کی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے حوض والے کو کچھ بتانے سے اس لیئے منع فرما دیا تھا کہ اس کا فائدہ بھی کچھ نہیں، کیونکہ جانور آئے ہوں یا نہ آئے ہوں، وہ پانی پاک ہے۔

(۱۰۹) موطأ امام مالك مع شرحه المسوّى ۱/۹۳۔

(۱۱۰) یہ اثرِ فاروقیؓ بھی ضعیف ہے۔ تمام المنه ص ۴۹۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

چوتھی دلیل: چوتھی دلیل جو خچر اور گدھے کے بارے میں خاص ذکر کی گئی ہے کہ نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کی سواری کیا کرتے تھے۔ اگر نجس ہوتے اور ان کا پسینہ ولعاب نجس ہوتے تو آپ ﷺ نے بیان فرمایا ہوتا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔

یہ امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کا مسلک ہے۔ حضرت عُمر اور جابر رضی اللہ عنہما سے اسی کی روایت ملتی ہے۔ تابعینؒ میں سے امام حسن بصریؒ، عطاءؒ، زہریؒ اور امام ابن المنذرؒ نے بھی ان کے جھوٹے کو استعمال میں لانے اور اس سے وُضو کرنے کی اجازت دی ہے۔ (۱۱۱)

دُوسرا قول:

ان کے بارے میں دُوسرا قول یہ ہے کہ ان کا جُھوٹھا ناپاک ہے۔ اور ایک روایت کے مطابق اگر صرف ان جانوروں کا جُھوٹھا پانی ہی موجود ہو اور اس سے وضو کرے تو ساتھ ہی تیمّم بھی کر لے۔ یہ ایک روایت میں امام ابو حنیفہؒ، ایک روایت میں امام احمدؒ سے، اور سفیان ثوری رحمہم اللہ سے منقول ہے۔ امام ابنِ قدامہ، ان ائمہ کا یہ مسلک اور امام احمد کی دُوسری روایت، اسی طرح امام ابو حنیفہؒ سے دوسری روایت ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان جانوروں کا جھوٹھا ان حضرات کے نزدیک بھی نجس و ناپاک نہیں بلکہ پاک ہی تھا، ورنہ اس سے وضو کرنے کی اجازت ہی نہ ہوتی صرف تیمّم کا ہی کہتے''۔

بہر حال ان کا استدلال سننِ اربعہ، مسند احمد، مسند شافعی، ابنِ حبان، ابنِ خزیمہ، حاکم، دارقطنی اور بیہقی کی اس حدیث سے ہے جس میں ہے:

---

(۱۱۱) المغنی ۱/۶۶-۶۷۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ.))(۱۱۲)

''اگر پانی دو مٹکے ہو جائے تو وہ پلیدی نہیں اٹھاتا (نجس نہیں ہوتا۔)''

اس سے وہ یوں استدلال کرتے ہیں کہ اگر ان کا جھوٹھا ناپاک ہوتا تو پھر آپ ﷺ دو مٹکوں کی تحدید نہ فرماتے۔ اور قول اوّل کے دلائل کے طور پر ذکر کی گئی احادیث کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ آپ ﷺ نے ان حوضوں کے پانی کو اس لیۓ پاک قرار دیا ہے کہ وہ زیادہ مقدار میں تھا۔

اور ان دونوں اقوال اور خصوصاً قولِ اوّل کے دلائل آپ کے سامنے ہیں۔ جبکہ حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما اور امام حَسن بصری، ابنِ سیرین، شعبی، اوزاعی، حماد اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ گدھے کے جھوٹھے کو ناپاک نہیں سمجھتے تھے۔ البتہ اسے مکرُوہ قرار دیتے تھے۔ (۱۱۳)

امام ابن قدامہؒ، امام احمدؒ کے مقلِّد معرُوف ہیں۔ مگر ان کے اجتہاد واتباعِ سنت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے المغنی میں اپنے امام کی دو روایتیں نقل کرنے کے باوجود لکھا ہے:۔

(وَالصَّحِيْحُ عِنْدِیْ: طَهَارَةُ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْكَبُهُمَا وَتُرْكَبُ فِي زَمَنِهٖ وَفِي عَصْرِ الصَّحَابَةِ فَلَوْ كَانَ نَجِساً لَبَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ ذَالِکَ لِأَنَّهُمَا

---

(۱۱۲) الفتح الربانی ۱/۲۱۶، صحیح ابی داؤد حدیث: ۵۸، صحیح الترمذی حدیث ۵۷، صحیح النسائی حدیث ۵۱، ابن ماجہ ۵۱۷، الموارد ۱۱۷۔ (ابن حبان) المنتقی مع النیل ۱/۲۰۔

(۱۱۳) تفصیل کے لیۓ ملاحظہ فرمایۓ: المغنی ۱/۶۶/۶۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مِمَّا لَا يُمْكِنُ التَّحَرُّزَ مِنْهُمَا لِمُقْتَنِيْهِمَا فَأَشْبَهَ السِّنَّوْرِ.)(۱۱۴)

''میرے نزدیک صحیح یہ ہے، کہ خچر اور گدھے کا جھوٹھا پانی پاک ہے۔ اس لیئے کہ نبی ﷺ نے ان پر سواری فرمائی ہے۔ آپ ﷺ کے زمانہ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں ان پر سواری کی جاتی تھی۔ اگر وہ نجس ہوتے تو نبی ﷺ یہ ضرور بتا دیتے کیونکہ ان دونوں (کے پسینے) سے بچنا ممکن ہی نہیں ہے۔ پس یہ بلّی کے مشابہ ہیں۔''

بلی کا جھوٹھا:

بلی جو کہ نہ تو ماکول اللحم ہے اور نہ ہی جنگلی، بلکہ گھر میں عام پایا جانے والا جانور ہے اور اس کے گھروں میں بکثرت پائے جانے کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے اسے گھر میں کام کاج کرنے والے خادموں سے تشبیہ دی ہے۔ اور اس کا جھوٹھا پاک قرار دیا ہے۔

چنانچہ ایک حدیث ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد و مسند شافعی، موطأ امالک اور بیہقی میں ہے جسے امام بخاری، عقیلی، ابنِ خزیمہ، ابن حبان، حاکم اور دارقطنی رحمہم اللہ نے صحیح قرار دیا ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی بہو کبشہ بنت کعب بن مالک بیان کرتی ہیں کہ (ان کے سُسر) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے یہاں تشریف لائے تو انہوں نے ان کے لیئے وضو کا پانی ڈالا۔ اتنے میں ایک بلّی آئی۔ اور اس پانی سے پینے لگی۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس بلّی کی طرف ٹھیڑھا کر دیا۔ یہاں تک کہ اس نے پانی پی لیا۔ کبشہ کہتی ہیں کہ جب

---

(۱۱۴) المغنی لابن قدامہ ۱/۶۸۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے مجھے تعجّب سے دیکھتے ہوئے پایا تو کہنے لگے: ''اے میری بھتیجی! کیا تمہیں اس چیز پر تعجّب ہو رہا ہے؟''میں نے کہا: ہاں! تو انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ.))(١١٥)

''یہ بلّی نجس نہیں ہے کہ یہ تو ان (خادم مَردوں اور عورتوں) میں سے ہے جو ہر وقت تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔''

ابوداؤد و دارقطنی میں اس بات کی تائید دیگر روایات سے بھی ہوتی ہے۔مگر وہ متکلّم فیہ ہیں۔اور ان سے قطع نظر بھی کر لی جائے تو اس مذکورہ صحیح حدیث سے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ بلّی نجس نہیں۔اور اس کا جُھوٹھا بھی نجس و ناپاک نہیں، بلکہ طاہر و مطہّر ہے جس سے غسل و وضو جائز ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہٗ اللہ نے بلّی کے جُھوٹھے کو ناپاک تو قرار نہیں دیا، البتّہ مکرُوہ کہا ہے اور ان کا استدلال مسند احمد و دارقطنی، مستدرک حاکم اور بیہقی کی ایک روایت سے ہے۔جس میں بلّی کو درندہ ((السِّنَّوْرُ سَبُعٌ)) کہا گیا ہے کہ ''بلّی ایک درندہ ہے''۔اور ان کے نزدیک درندے کا جھُوٹھا ناپاک ہوتا ہے۔ مگر بلّی کے معاملہ میں انہوں نے مزید تخفیف کی ہے، اسے نجس تو نہیں، محض مکرُوہ کہا ہے۔جبکہ کسی جانور کا محض درندہ ہونا اس کے جُھوٹھے کے ناپاک یا مکرُوہ ہونے کو مستلزم نہیں ہوتا۔کیونکہ جو متکلّم فیہ احادیث گزری ہیں۔ان سے واضح ہوتا

(١١٥) صحیح سنن ابی داؤد ٦٨، صحیح الترمذی ٨٠، صحیح النسائی ٦٦ وحدیث ٣٢٩، وابنِ ماجہ ٣٦٧۔ المنتقی مع النیل ١/٣٥، صحیح الجامع ٢٤٣٧،

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ درندے کے جُھوٹھے کو پاک قرار دیا گیا ہے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ محدّثینِ کرام رحمہم اللہ کے نزدیک بلّی کو درندہ قرار دینے والی روایت متکلّم فیہ اور ضعیف ہونے کی وجہ سے نا قابلِ استدلال ہے، حتیٰ کہ خود معرُوف حنفی محدّث امام زیلعی رحمہُ اللہ نے نصب الرایة فی تخریج احادیث هدایه میں اس حدیث کے طرق ذکر کیئے ہیں۔ اور جس راوی عیسیٰ بن میبّب پر تمام روایات کا انحصار ہے، اس پر کلام کیا ہے اور دیگر محدّثین نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (۱۱۶)

اگر بالفرض اسے صحیح اور قابلِ استدلال بھی مان لیا جائے تب بھی کبشہ والی مذکُورہ حدیث میں بلّی کی تخصیص کردی گئی ہے کہ اس کا جُھوٹھا پاک ہے۔ (۱۱۷)

امام ترمذی رحمہُ اللہ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کو حسنٌ صحیحٌ کہا ہے اور لکھا ہے کہ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین، اکثر ائمہ، امام شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا قول یہی ہے کہ بلّی کے جُھوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔ اور اس موضوع کے بارے میں صحیح ترین حدیث یہی حدیثِ ابی قتادہؓ ہے۔ اور امام مالک نے بھی اس حدیث کو جیّد کہا، اور اسے دیگر تمام محدّثین سے کامل ترنص سے ذکر کیا ہے۔ (۱۱۸)

امام مالکؒ اور دیگر اہلِ مدینہ، لیث اور دیگر اہلِ مصر، اوزاعی اور دیگر اہلِ شام، ثوری اور دیگر اہلِ عراق: ابو یُوسف، محمد، ابوثور، ابوعبید، علقمہ، ابراہیم نخعی،

---

(۱۱۶) بحواله تحفة الأحوذی ۱/۳۱۰، المنتقی مع النیل ۱/۳۵، صحیح الجامع ۲۴۳۷۔

(۱۱۷) نیل الاوطار ۱/۳۶۔

(۱۱۸) ترمذی مع التحفه ۱/۳۱۰۔۳۲۱۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عطاء اور حسن بصری رحمہم اللہ بھی بلّی کے جھوٹے کو پاک کہتے ہیں۔ (۱۱۹)

علّامہ حافظ ابو عُمر ابنِ عبدالبر کہتے ہیں کہ متنازع فیہ اور اختلافی مسائل میں حجت صرف سنت رسُول ﷺ ہی ہو سکتی ہے، اور بلّی کے جھوٹے کے پاک ہونے کے بارے میں صحیح حدیث وسنت ثابت ہو چکی ہے۔ اور امام ابو حنیفہؒ کے سوا تمام فقہاءِ امصار کا اسی حدیث پر اعتماد ہے۔ اور امام صاحب موصوف کو غالباً یہ حدیث نہیں پہنچی ہوگی، اور کُتّے کے جُھوٹھے والی حدیث پہنچ گئی ہوگی تو انہوں نے اُسے بھی اُسی پر قیاس کیا ہوگا۔ جبکہ حدیث وسنتِ رسُول ﷺ میں کتّے اور بلّی کا فرق واضح ہو چکا ہے۔ (۱۲۰)

امام قرطبی رحمہُ اللہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، فقہاءِ امصارؒ اور حجاز وعراق میں رہنے والے تمام تابعین کا یہی مسلک ہے کہ بلّی کا جُھوٹھا پاک ہے۔ اور اس سے وضو کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ جیسا کہ موطأ امام مالک اور دیگر کتبِ حدیث میں حدیثِ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے پتہ چلتا ہے۔ (۱۲۱)

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''جب کتا کسی برتن میں مُنہ ڈال جائے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ، اور اگر بلّی منہ ڈال جائے، تو اسے ایک مرتبہ دھوؤ۔''

اس روایت میں جو بلّی کے منہ ڈالنے سے ایک مرتبہ دھونے کا ذکر آیا ہے، وُہ الفاظ نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں بلکہ یہ الفاظ مُدرج ہیں۔ اور مُدرج اُن الفاظ کو کہا جاتا ہے، جو کسی راوی کی طرف سے روایت میں درج ہو جائیں۔ ممتاز حنفی عالم

(۱۱۹) بحواله تحفة الأحوذي ۱/ ۳۱۰۔
(۱۲۰) قرطبي ۷/ ۱۳/ ۴۷-۴۸۔
(۱۲۱) تفسير قرطبي ۷/ ۱۳/ ۴۷۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ملّا علی قاری رحمہ اللہ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ امام بیہقیؒ وغیرہ نے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ بلّی کے منہ ڈالنے سے اس برتن کو ایک مرتبہ دھونے کے الفاظ مُدرج ہیں، نبی اکرم ﷺ کے نہیں بلکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ مگر یہ بات امام طحاوی رحمہ اللہ سے مخفی رہ گئی، لہٰذا انہوں نے بلّی کے جھوٹے کو مکرُوہِ تحریمی قرار دے دیا۔ آگے علامہ قاریؒ لکھتے ہیں:

''یہ جو لوگوں میں مشہور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے کپڑے کا وہ حصّہ کاٹ ہی دیا تھا جس پر بلّی سوگئی تھی۔ اس بات کی کوئی اصل نہیں (یعنی یہ لا اصل اور موضوع و من گھڑت قصہ ہے) اور رہا معاملہ بلّی کے درندہ ہونے کا تو یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں اور اس سلسلہ میں جو روایت ہے وُہ ضعیف ہے اور بلّی کے نجس نہ ہونے کی صراحت کرنے والی نصوصِ احادیث کا مقابلہ نہیں کر سکتی''۔ (۱۲۲)

علاّمہ قاری رحمہ اللہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ بلّی کے بارے میں ایک اور حدیث بھی مشہُور ہے جس میں ہے کہ ''بلّی سے محبت رکھنا ایمان کا حِصّہ ہے۔''
اس روایت کو بھی صغانی اور دیگر جماعتِ محدّثین نے موضُوع و من گھڑت قرار دیا ہے۔ (۱۲۳)

یہ دونوں روایتیں بظاہر انتہاء پسندوں کی گھڑی ہُوئی ہیں۔ ایک نے بلّی سے نفرت میں تشدّد کا رویّہ اپنایا۔ اور کپڑا کاٹنے والی حدیث گھڑ ماری۔ اور دُوسرے نے بلّی سے محبت میں غلوّ کا رویّہ اختیار کیا، تو اس کی محبت کو جزوِ ایمان بنانے والی حدیث تراش دی۔ جبکہ نہ یہ صحیح ہے نہ ہی وہ دُرست۔ ہاں اتنا ہے کہ

---

(۱۲۲) بحواله التحفه ۱/۳۱۱۔

(۱۲۳) تحفة الأحوذی ۱/۳۱۲۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اہلِ عِلم نے نبی کریم ﷺ کے بلّی کو پانی پلانے، صحابیؓ کے پانی پلانے اور اس کے جھوٹھے سے وُضو کرنے، اور نبی کریم ﷺ کے بلّی کو دن رات گھروں میں آنے جانے والے خادموں جیسا قرار دینے والی احادیث وآثار سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ بلّی رکھنا، اسے پالنا اور اس کی تربیّت کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔ (۱۲۴)

خنزیر کا جھوٹھا، نجس و ناپاک:

خنزیر کے سلسلہ میں تو کِسی کا کوئی اختلاف نہیں کہ وُہ نجسِ عین ہے۔ اور اس کا جھوٹھا بھی نجس و ناپاک ہے۔ (۱۲۵)

لہٰذا اس کی تفصیل میں جانے کی تو کوئی ضُرورت ہی نہیں۔

ایک غلط افواہ:

البتہ یہاں ایک مشہُور و معرُوف افواہ کی طرف اشارہ کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور وُہ کچھ اس طرح کہ عموماً لوگ کہتے کہ خنزیر کا نام زبان پر نہیں لانا چاہیئے۔ کیونکہ وہ نجسِ عین ہے اور اس کا نام زبان پر لانے سے اس شخص کی زبان چوبیس یا کتنے گھنٹے تک ناپاک رہتی ہے۔ یہ محض ایک گپ، بیدل خبر، لا اصل اور من گھڑت بات ہے۔ قرآن وسنت سے اس کا کوئی ثبوت نہیں مِلتا۔ ویسے بھی مومن و مسلمان مَرد و زن جب جنابت اور حیض و نفاس کے اوقات و ایّام میں بھی ناپاک نہیں ہوتے۔ جیسا کہ شروع کتاب میں مذکور صحاح و سنن کی احادیث سے ثابت ہے۔ تو پھر ایک نجس جانور کا نام لینے سے زبان کیسے ناپاک ہو جائے گی؟ اور پھر قرآنِ کریم میں یہ لفظ خنزیر چار مقامات پر آیا ہے:

---

(۱۲۴) حوالہ سابقہ۔

(۱۲۵) بدایۃ المجتہد علامہ ابن رُشد ۱/۱۰۹۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ بقرہ آیت ۱۷۳، سورہ مائدہ آیت ۳، سورۃ انعام آیت ۱۴۵، سورۃ نحل آیت ۱۱۵۔ اور پانچویں مقام سُورۃَ مائدہ آیت ۶۰ میں اسی لفظ خنزیر کی جمع کا صیغہ خنازیر آیا ہے۔ (۱۲۶)

اگر خنزیر کہنے سے زبان ناپاک ہوتی ہو تو پھر قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والے کا کیا بنے گا؟ اسی طرح ہی کتبِ احادیث میں سے صرف بخاری، ابو داؤد، ترمذی، نسائی کی کتاب البیوع اور ابنِ ماجہ کی کتاب التجارات، دارمی کی کتاب الاشربة، پھر بخاری شریف کی کتاب الانبیاء اور المظالم، مسلم کی کتاب المساقاة، کتاب الایمان، کتاب الشعر، کتاب القدر، اور کتاب النکاح میں، ترمذی کتاب اللباس اور کتاب الفتن، ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ، کتاب الادب، کتاب الاطعمة، کتاب الملاحم، کتاب الجهاد اور کتاب اللباس میں، ابن ماجہ کی کتاب الادب، کتاب الفتن اور المقدّمہ میں، موطأ امام مالک کی کتاب الکلام، دارمی کے مقدّمہ اور کتاب الاشربہ میں اور مسند احمد کے چونتیس (۳۴) مقامات پر متعدد احادیث آئی ہیں، جن میں لفظ خنزیر یا خنازیر موجود ہے۔ (۱۲۷)

اندازہ فرمایئے اگر مذکورہ بے سروپا مسئلہ کو مان لیا جائے تو معاملہ کہاں سے کہاں تک پہنچ جائے گا۔ مختصر یہ کہ خنزیر نجس عین ہے۔ اور اس کا جھوٹا تو ناپاک ہے مگر اس کا نام لینے سے زبان ہرگز ناپاک نہیں ہوتی۔

کتے کا جھوٹا:

کُتے کے بارے میں صحاح وسُنن میں جتنی احادیث ہیں، ان سب سے

(۱۲۶) المعجم المفهرس لالفاظ القرآن الكريم ص ۲۴۶۔

(۱۲۷) بحواله المعجم المفهرس لالفاظ الحديث ۲/ ۸۶۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اندازہ ہوتا ہے کہ یہ بھی نجس ہے اور اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد و نسائی، ترمذی اور موطأ امام مالک میں حضرت ابوہریرہؓ سے مَروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.))(۱۲۸)

''جب تم میں سے کسی کے برتن سے کُتا پانی پی جائے تو اُسے چاہیئے کہ اس برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔''

صحیح مسلم و نسائی میں ہے:

((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.))(۱۲۹)

''اگر تم میں سے کِسی کے برتن میں کُتا منہ ڈال دے۔ تو اسے چاہیئے کہ برتن والی چیز کو بہا (پھینک) دے اور پھر اس برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔''

ایک روایت میں ہے:

((أُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ.))(۱۳۰)

---

(۱۲۸) التجريد الصريح ۱/ ۲۶، مسلم مع النووى ۳/ ۱۸۲، صحيح ابى داؤد ۶۴-۶۵، صحيح الترمذى ۷۹، وصحيح النسائى ۶۲-۶۳، ابن ماجه ۳۶۴، صحيح الجامع ۶۲۷-

(۱۲۹) مسلم مع النووى ۳/ ۱۸۳، صحيح النسائى حديث ۶۳- صحيح الجامع ۸۴۱، والارواء ۲۴-

(۱۳۰) مسلم مع النووى ۳/ ۱۸۳، صحيح ابى داؤد ۶۴، والارواء ۱۶۷، صحيح الجامع ۸۴۳-

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''ان (سات مرتبہ میں) سے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ (اس برتن کو مانجھے اور خوب صاف کرے۔)''

ترمذی میں ہے:

((أُوْلاهُنَّ أَوْ أُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ.))(۱۳۱)

''پہلی مرتبہ یا آخری مرتبہ مٹی سے صاف کرے۔''

جبکہ صحیح مسلم، ابوداود، نسائی، مسند احمد اور دارمی میں یہ بھی ہے:

((وَعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ فِي التُّرَابِ.))(۱۳۲)(۱۳۳)

''آٹھویں مرتبہ اسے مٹی سے مَل کر دھویئے۔''

پہلی مرتبہ یا آخری مرتبہ، کسی ایک مرتبہ، اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ساتھ دھونے والی احادیث میں حافظ ابنِ حجرؒ نے یوں مطابقت پیدا کی ہے کہ کسی ایک مرتبہ دھونا تو مبہم ہے۔ جب کہ پہلی یا ساتویں مرتبہ معیّن۔ اور ان میں سے کسی ایک کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اور ان میں سے بھی پہلی مرتبہ دھونے والی روایت اکثریّت و احفظیت اور معنوی حیثیت سے راجح تر ہے۔(۱۳۴)

---

(۱۳۱) صحیح ابی داؤد ۶۵، صحیح سنن الترمذی حدیث ۷۹۔صحیح الجامع ۸۱۱۶۔

(۱۳۲) مختصر صحیح مسلم ۱۱۹، صحیح ابی داؤد ۶۷، صحیح سنن نسائی ۶۵، ابن ماجہ ۳۶۵۔صحیح الجامع ۸۴۰۔

(۱۳۳) ترمذی مع التحفۃ ۱/ ۳۰۰،جامع الاصول ۸/ ۳۶۔۳۷۔

(۱۳۴) فتح الباری ۱/ ۲۷۶، ارواء الغلیل ۱/ ۶۲۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا ایسے برتن کو پہلے مٹی مار کر دھو لینا چاہیے۔ اور احادیث میں تو مٹی کے ساتھ دھونے کا ہی ذکر ہے۔

متحدہ عرب امارات کے سرکاری روزنامہ الاتحاد ۱۹۸۷ء میں ایک مضمون میں یہ انکشاف کیا گیا تھا کہ کتے کے بیماریوں والے جراثیم مٹی کے علاوہ کسی دُوسری چیز سے بآسانی مرتے ہی نہیں (۱۳۵)۔

سُبحان اللہ! طبِّ نبوی ﷺ کو طبِّ جدید بھی صحیح ثابت کر رہی ہے۔

ابو بکر خلال کے حوالہ سے امام ابنِ قدامہؒ نے لکھا ہے کہ اگر مٹی کی بجائے اشنان، صابن یا چھلکا استعمال کر لیا جائے تو بھی درست ہے۔(۱۳۶)

آج کل اس غرض کے لیے لیکوِڈ وغیرہ استعمال کیے جا سکتے ہیں، کیونکہ یہ اشیاء بھی جراثیم کا ازالہ کرنے والی اور مفیدِ مطلب ہیں۔

کُتّے کے جھوٹے برتن کو سات مرتبہ دھونے کا حکم نجاست کی وجہ سے ہے۔ اور حافظ ابن حجر رحمہٗ اللہ کے بقول اس میں طبّی مصلحت بھی شامل ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے زہریلے جانوروں کے زہر سے محفوظ رہنے کے لیے ہر صبح عجوہ کھجوروں کے کھانے میں بھی سات دانوں کے عدد کو ملحوظ رکھا ہے اور شدّتِ مرض میں اپنے اوپر سات گھڑوں کا پانی ڈالنے کا فرمایا تھا جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ طبّی طور پر بھی مفید ہے۔(۱۳۷)

---

(۱۳۵) روزنامہ الاتحاد، ابوظہبی۔

(۱۳۶) المغنی ۱/ ۷٤۔

(۱۳۷) فتح الباری ۱/ ۲۷٦۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کُتے کے جھوٹھے کو سات مرتبہ دھونے کا سختی سے حکم اس لیئے فرمایا گیا کہ بقول علاّمہ احمد شاکر: ''طبِّ جدید نے بھی یہ ثابت کر دیا ہے کہ کتّا اپنے لعاب میں بہت سی مہلک بیماریاں اٹھائے پھرتا ہے جن سے بچنا ضروری ہے۔''(۱۳۸)

وزارتِ اوقاف وامورِ اسلامیہ ابوظبی سے جو ماہنامہ مجلّہ منارالاسلام شائع ہوتا ہے اس کے شمارہ ۷ بابت ماہ رجب ۱۴۰۶ھ میں ایک ڈاکٹر کا تحقیقی مضمون شائع ہوا تھا جس میں کُتّے کے لعاب سے پھیلنے والے امراض پر روشنی ڈالتے ہُوئے ڈاکٹر موصوف نے لکھا تھا:

''اس مرض کے نتیجہ میں انڈیا میں پندرہ ہزار سے زائد آدمی، سری لنکا میں ہر دس لاکھ میں سے تیس آدمی، اور فلپائن میں ہر دس لاکھ میں سے بارہ آدمی سالانہ محض کُتّے کے لعاب سے پھیلنے والے امراض کی وجہ سے لقمۂ اجل بن رہے ہیں۔'' (۱۳۹)

مذکورہ احادیث کے پیشِ نظر جمہور اہلِ علم کا مسلک تو یہ ہے کہ کتّا نجس اور اس کا جھوٹھا ناپاک ہے۔ مگر حضرت عکرمہ اور امام مالک رحمہما اللہ ایک روایت میں اسے طاہر قرار دیتے ہیں۔ اور یہ شکاری و غیر شکاری کے فرق کی بناء پر ہے۔ مگر بظاہر احادیثِ رسول ﷺ ان کے اس نظریہ کے خلاف ہیں۔

امام بخاری رحمہٗ اللہ کی تبویب سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا رُجحان بھی کُتّے کے جھوٹھے کے پاک ہونے کی طرف ہی ہے۔

(۱۳۸) تحقیق المحلی لابن حزم ۱/۱۰۹-۱۱۰۔

(۱۳۹) ماھنامه منار الاسلام ابو ظهبی شماره ۷ بابت ۵ , رجب سنة ١٤٠٦ه

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جبکہ زیادہ صحیح وُہی ہے جو کہ جمہور کا مسلک ہے کہ

''کتّے کا جھوٹھا ناپاک ہے''۔

جو سات مرتبہ دھونے کے حکم سے ہی معلوم ہو رہا ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہٗ اللہ کے نزدیک کتّے کے جھوٹھے کو سات مرتبہ دھونا ضُروری نہیں بلکہ صرف تین مرتبہ دھولینا ہی کافی ہے۔

مگر یہ تین مرتبہ والا قول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔ اور قولِ رسُول ﷺ کے مقابلہ میں کِسی دُوسرے کا قول معتبر نہیں ہوتا۔ (۱۴۰)

لہٰذا امام ابو حنیفہؒ کی یہ بات بھی حدیثِ رسول ﷺ کے مخالف ہونے کی وجہ سے نا قابلِ عمل ہے۔

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ

ابو حسّان محمد منیر قمر نواب الدین

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر

وداعیہ متعاون مراکزِ دعوت وارشاد

الخبر، الدمام، الظہران (سعودی عرب)

---

(۱۴۰) تفصیل کے لیے محلی ابن حزم، فتح الباری، نیل الاوطار، المغنی اور تحفۃ الاحوذی کا مطالعہ فرمائیں اور قولِ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نصب الرایہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہماری دیگر مطبوعات

جہاد اسلامی

صفحات:168

فضائل، مسائل، حقائق

- امت کے عروج وزوال کے اسباب۔
- جہاد ومجاہدین، غازیان وشہداء کا مقام ومرتبہ۔
- عزلت نشینی وگوشہ نشینی کی شرعی حیثیت۔
- مال غنیمت میں خیانت کا انجام۔
- جہاد اسلامی پر اعتراضات اور جوابات۔
- دوران جہاد مجاہدین کے لئے ضابطہ ہائے اخلاق۔
- معاہدین کے بارے میں اسلامی تعلیمات۔
- اشاعت اسلام میں تلوار کا حصہ۔
- جہاد سے متعلقہ دیگر کئی مباحث کو بالتفصیل بیان کر دیا گیا ہے۔

وجوب نقاب وحجاب

- اس کتاب میں خواتین کے لئے چہرے کے پردہ کے وجوب کو قرآن کریم احادیث رسول ﷺ آثار صحابہؓ وتابعین اور اقوال آئمہ وفقہاء کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔
- فریق مخالف کے دلائل اور ان کا تجزیہ بھی کر دیا گیا ہے۔

صفحات:192

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہماری دیگر مطبوعات

مرد وزن کا نماز کے لئے ضروری لباس

صفحات: 152

- صحت نماز کیلئے ستر عورۃ ضروری ہے۔
- مرد وزن کے لئے کم ازکم کتنا لباس ضروری ہے؟
- کن کن اعضاء کوڈھانپے بغیر نماز نہیں ہوتی؟
- کن کن کی گنجائش ہے؟

ان تمام سوالوں کے کافی وشافی جوابات قرآن وسنت، آثار صحابہؓ، تابعین اور اقوال آئمہ وعلماء امت کی روشنی میں دیئے گئے ہیں۔

مصنوعی اعضاء کی صورت میں احکام غسل وضو

صفحات: 96

اس کتاب میں غسل و وضو سے متعلق موجودہ دور میں پیش آمدہ کئی اشکالات کا حل درج ہے۔

❂ ناخن پالش کا حکم۔ ❂ مصنوعی دانتوں کو حکم۔ ❂ پلاسٹر یا پٹی کا حکم۔ ❂ ڈامر لگا ہونے کی صورت میں حکم۔ ❂ مصنوعی بالوں اور وگوں کا حکم۔ ❂ عورتوں کا بال کٹوانا۔ ❂ جرابوں پر مسح کرنا جیسے کئی مسائل کو بالترتیب بیان کردیا گیا ہے۔

نماز پنجگانہ کی رکعتیں مع نماز وتر وتہجد

❂ نماز پنجگانہ کے فرض اور سنتوں کی تعداد وفضیلت۔ ❂ نماز وتر کے فضائل، مسائل اور ادائیگی کے کئی مسنون طریقے۔ ❂ نماز تہجد کی رکعتوں کی تعداد وفضیلت۔ ❂ نماز جمعہ کی رکعتوں کی تعداد وفضیلت۔ اور موضوع سے متعلقہ مباحث کو مستند دلائل کے ساتھ بالتفصیل بیان کردیا گیا ہے۔

صفحات: 128

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہماری دیگر مطبوعات

صفحات: 208

مذمت فحاشی و زناکاری

- زناکاری و فحاشی اور جنسی بے راہ روی کی حرمت وقباحت۔
- زناکاری و فحاشی کے معاشرتی ومعاشی، اقتصادی وروحانی اور جسمانی اضرار ونقصانات۔
- زناکاری و فحاشی کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے سزا وعقاب۔

دخول جنت کے تیس اسباب وذرائع

اس رسالہ میں تیس ایسے اعمال کی نشاندہی کی گئی ہے، جن کو اپنانے پر بندہ اللہ کے فضل وکرم اور اس کی رحمت سے جنت میں داخل ہونے کا مستحق ہو جاتا ہے۔

صفحات: 40

رمضان المبارک

روحانی تربیت کا مہینہ

صفحات۔ 40

رمضان المبارک اور اس کے متعلقات پر مختصر اور جامع مانع تحریر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہماری دیگر مطبوعات

طریق الامان عن عمل الشیطان

لواطت واغلام بازی کی مذمت

صفحات: 120

- عمل قوم لوط کی مذمت وسزا قرآن وحدیث کی روشنی میں۔
- جانوروں سے شہوت رانی۔
- سحاق النساء، خودلذتی وغیرہ۔
- لواطت وجنسی بے راہ روی کے نتائج بد اور اس کی تباہ کاریاں۔
- دیگر متعلقہ کئی مباحث اس کتاب میں درج کیے گئے ہیں۔

انسداد زناکاری کیلئے اسلام کی حفاظتی تدابیر

- اس کتاب میں زناکاری وجنسی بے راہ روی کے انسداد وخاتمہ کیلئے اسلام کی اختیار کردہ بے نظیر حفاظتی تدابیر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔
- شیطانی مکروفریب سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟
- فحاشی وبے حیائی کے اسباب ومفاسد کیا ہیں؟ ان سے بچاؤ کیسے ممکن ہے؟
- نکاح کے بعض باطل طریقوں **متعہ و حلالہ** کا رد بھی علمی انداز سے کر دیا گیا ہے۔

صفحات: 176

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہماری دیگر مطبوعات

آئینہ نبوت

صفحات:256

سیرت سرور عالم ﷺ سے متعلقہ تقریباً تمام پہلوؤں کو شامل کر کے اسے **نبی اقدس** ﷺ کی حیات طیبہ کا حقیقی آئینہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس میں سے ہر ذہن کا آدمی **آپ** ﷺ کی زندگی کا مکمل عکس دیکھ سکے، اور رہنمائی حاصل کر سکے۔

ظہور امام مہدی

صفحات:224

(ایک اٹل حقیقت)

- مسئلہ **ظہور امام مہدی** پر اردو زبان میں مفصل اور تحقیقی کتاب۔
- **احادیث مہدی** پر طعن اور اس کی حقیقت۔
- **احادیث مہدی** کے بارے کبار اہل علم کے اقوال۔
- انداز خالص علمی، قابل قدر، اعلیٰ سفید کاغذ، عمدہ خوبصورت کتابت معیاری طباعت، جاذب نظر ٹائٹل۔

گلدستہ نصیحت سے پچاس پھول

صفحات:48

- اصلاحی، اخلاقی اور معاشرتی ہدایات پر مشتمل آیات واحادیث کا **دلکش انتخاب**۔
- قرآن وحدیث کی نصیحتوں کا **حسین گلشن**۔ جس میں ہر نوع اور ہر رنگ کے **چیدہ چیدہ پھول** چن دیے گئے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف سپاس و تشکر

اس کتاب کی طباعت واشاعت کے سلسلہ میں ہمارے ساتھ

جماعة مسجد الامام ابو حنیفه

قاعدة الملک عبدالعزیز الجویة ، الظهران

(ظہران ائیر بیس، سعودی عرب)

نے تعاون کیا ہے

فجزاهم الله خيرا في الدنيا والآخرة

لہٰذا ہم اسے تجارتی وکاروباری نقطہ نظر سے نہیں

بلکہ محض دعوتی و تبلیغی انداز سے

آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

ابو عدنان محمد منیر قمر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

ہماری دیگر معیاری مطبوعات